عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۲۳

ایک سنت نبوی جس کے بے شمار فوائد ہیں

یورپ دیس میں بے پردگی اور بے حجابی کیسی ہے؟

سیرت خاتم الانبیاء کا ایک پہلو

جب ترغیب و تحریص کے تمام حربے ناکام ہو گئے

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ

کاروان ختم نبوت کے مجاہدین

حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں

ظالم کون اور مظلوم کون ؟

قادیانیوں کے مگرمچھ کے آنسو اور ان کی حقیقت

تاریخ قادیان کے آئینے میں

وزیر اعلیٰ پنجاب جناب نواز شریف سے مطالبہ

تعلیم نسواں — نظم

مرتد اور گستاخِ رسولؐ (واجب القتل ہیں)

مرتد سلمان رشدی المعروف شیطان رشدی یہودیوں کا پروردہ ایجنٹ ہے جس طرح آنجہانی مرزا غلام قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ شیطان رشدی اپنی غلیظ کتاب شیطانی آیات کیوجہ سے مرتد واجب القتل ہے

اسی طرح مرزا غلام قادیانی اللہ تعالیٰ کی توہین، عیسیٰ علیہ السلام کی توہین، قرآن مجید کی توہین، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توہین اپنی کتب میں کرکے مرتد ہوا اور اسکے ماننے والے بھی اسی زمرے میں آتے ہیں، آنجہانی مرزا غلام قادیانی کی کفریات کے چند نمونے

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد اور رسول رکھا گیا (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳) خاتم الانبیاء میں ہوں (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۶) آنحضرتؐ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اسمیں سور کی چربی پڑتی تھی (اخبار الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۲۴ء) میں چودھویں رات کا چاند ہوں اور محمد پہلی رات کا چاند ہے (خطبہ الہامیہ صفحہ ۴۶-۴۸) کوئی شخص بھی نبوت کے منصب جلیل تک پہنچ سکتا ہے یہاں تک کہ وہ حضرت محمدؐ سے بھی آگے نکل سکتا ہے۔ (اخبار الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء) سارا قرآن گالیوں سے بھرا ہوا ہے (ازالہ اوہام صفحہ ۲۶) قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں اور نانیاں زناکار کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپکا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (انجام آتھم صفحہ ۷) (حضرت حسین رضؓ کو گوہ کا ڈھیر قرار دیا۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۲۸)

ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی (رضی اللہ عنہ) کو تلاش کرتے ہوئے (ملفوظات احمدیہ صفحہ ۱۳۱/۱)

بلکہ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح میں سچا ہوں۔

مرتبہ: چوہدری محمد جلیل (گجرات)

آنجہانی مرزا غلام قادیانی کی عبارتیں مرزا طاہر اور دیگر قادیانی مرتدین اب بھی پیش کرتے ہیں اور اب شائع کی جارہی ہیں اسلئے شیطان رشدی کیطرح مرزا طاہر اور اسکے پیروکار بھی واجب القتل ہیں۔ انہیں کیوں نظرانداز کیا جارہا ہے؟ مسلمان پاکستان حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ شیطانی آیات سمیت تمام قادیانی لٹریچر ضبط کیا جائے ایسا لٹریچر شائع کرنیوالی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جائے خصوصاً اخبار الفضل، بدر، و دیگر مطبوعات جو کہ خلاف قرآن، نبی آخر الزمان حضرت محمدؐ، صحابہ کرامؓ کے خلاف ہیں اور توہین آمیز ہیں اور امت مسلمہ میں کفر کا زہر پھیلاتی ہیں انکی اشاعت بند کرائی جائے کیونکہ ان کتب کا مصنف ناشرین تمام شریعت محمدی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تقلید کے مطابق واجب القتل ہیں۔

نوٹ: مرتد اور گستاخِ رسولؐ دونوں کے متعلق عمل کرنا حکومت کے ذمہ ہے جیسا کہ پاکستان کی اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی قانون ارتداد کے متعلق سفارش کرتے ہوئے مرتد کی سزا قتل لکھی ہے۔

منجانب: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش کراچی فون ۷۱۱۶۷۱

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت: ۱۷ تا ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ
مطابق ۱۷ تا ۲۳ نومبر ۱۹۸۹ء شمسی
جلد نمبر (8) شمارہ نمبر (23)

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اس شمارے میں

① وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ (اداریہ) — ۵
② عبادت کے لئے شب بیداری — ۷
③ سیرت النبیؐ کا ایک حق — ۸
④ ایک سنتِ نبویؐ — ۹
⑤ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ — ۱۱
⑥ آپ کے مسائل اور ان کا حل — ۱۵
⑦ کاروانِ حریت و تحریک ختم نبوت کے مجاہدین — ۱۶
⑧ یہ پردے میں بے پردگی اور بے حجابی کیسی — ۱۸
⑨ ظالم کون مظلوم کون — ۲۱

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر ۷۷۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ — ۱۵۰ روپے
ششماہی — ۷۵ روپے
سہ ماہی — ۳۵ روپے
فی پرچہ — ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۳۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۹۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
- حضرت مولانا سعید احمد نگار صاحب — فرانس

نارتھ امریکہ
- وینکوور — جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن — عامر رشید
- ونی پیگ — میاں احمد
- ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
- مونٹریال — آفتاب احمد
- واشنگٹن — کرامت اللہ
- شکاگو — محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس — فرزل سید
- نیو یارک / سیکرامنٹو — چوہدری محمد شریف نکودری

بیرون ملک نمائندے
- قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
- دوبئی — قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن
- برما — محمود یوسف
- بارباڈوس — اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ — لیے ریکو انصاری
- برطانیہ — محمد اقبال
- اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک — محمد ادریس
- ناروے — میاں اشرف جاوید
- افریقہ — محمد زبیر افریقی
- ماریشس — محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش — محی الدین خان
- مغربی جرمنی — مشتاق الرحمٰن
- سنگاپور — سید زبیر حسن بخاری

اصحابی کالنجوم

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

صحابی بلند مرتبہ ابن عوف
غلامِ حبیبِ خدا ابن عوف
شجاع اور صدیق و فیاض و عادل
مجسم تھے صدق و صفا ابنِ عوف رضی اللہ عنہ
مثالی تھے اتقا و انصاف میں
فقیہہ بلند مرتبہ ابنِ عوف رضی اللہ عنہ
لڑے اُحد میں زخم کھائے بہت
محمد ﷺ سے تھے باوفا ابنِ عوف رضی اللہ عنہ
عمر رضی اللہ عنہ کے مشیر خصوصی تھے آپ
رہے افسرِ میمنہ ابن عوف رضی اللہ عنہ
ملی آپ کو جنتوں کی نوید
خدا نے دیا ہے صلہ ابنِ عوف رضی اللہ عنہ
پیمبر نے پرچم دیا آپ کو
کہ شاہد ہے اک معرکہ ابن عوف رضی اللہ عنہ
ملی آپ رضی اللہ عنہ کو یاں پہ جنت بقیع
قمر آپ پر ہے فدا ابن عوف رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

علاوہ مرتبہ ان کو فیاضی اور سخاوت میں
بیاں ہے سورۂ احزاب کی رخشندہ آیت میں
سرِ محفل "فیاض" ان کو کہیں خود سرورِ عالم ﷺ
ہیں مومن آٹھویں ایمان لانے کی سعادت میں
انہوں نے اُحد کے غزوہ میں ستّر زخم کھائے ہیں
رہے گا نام زندہ استقامت میں شجاعت میں
گزاری زندگی سادہ خدا ترسی کے حامل تھے
مسلماں کیلئے ہیں فخر کا باعث بسالت میں
مواخاتی بنے بھائی زبیر رضی اللہ عنہ ابن عوام اُن کے
لئے صدیقیوں کو ساتھ پہنچے شہر ہجرت میں
ملی تھی حضرت طلحہ کو بھی جنت کی خوشخبری
ہوئے غزوات میں شامل پیمبر کی رفاقت میں

قمر حجازی — اوکاڑہ

اداریہ

وزیر اعلیٰ پنجاب جناب نواز شریف سے مطالبہ

پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب نواز شریف نے لندن میں منعقد ہونے والی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے نام جو پیغام بھیجا ہے۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ "وہ پنجاب حکومت نے اس سال قادیانیوں کو صد سالہ جشن منانے کی اجازت نہیں دی اور آئندہ بھی اسلام اور پاکستان کے خلاف کسی سرگرمی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔" (ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کراچی ص ۲۰ ۔ ۲۰ ، تا ۲۶ ، اکتوبر ۱۹۸۹ء شمسی)

پنجاب حکومت نے حال ہی میں فرقان بٹالین (جس کا نام خدام الاحمدیہ ہے) اور لجنہ کے اجتماعات پر بھی پابندی لگادی ہے۔ ان اجتماعات کا انعقاد ۲۰، اکتوبر سے ہونا تھا۔ بلاشبہ پنجاب حکومت کے یہ دونوں اقدام انتہائی مستحسن ہیں۔

ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی سب سے زیادہ ذمہ داری حکمرانوں ہی پر عائد ہوتی ہے۔ اگر حکمران مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کے بھی دعویدار ہوں۔ تو یہ ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔ پنجاب حکومت اسلام کی دعویدار ہے۔ اس نے اس حیثیت سے اگر قادیانیوں کے صد سالہ جشن اور اکتوبر میں منعقد ہونے والے اجتماعات پر پابندی لگائی ہے تو یہ اس کا فرض تھا۔ لیکن صرف قادیانیوں کے جشن یا دیگر اجتماعات پر پابندی لگانے سے عشق رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ پنجاب حکومت اپنے ان اختیارات کو جو اسے آئینی طور پر حاصل ہیں۔ پنجاب کی اہم پوسٹوں پر متعین قادیانیوں کو الگ نہیں کرتی ہمیں افسوس ہے کہ پنجاب حکومت اس مسئلہ کو اہمیت نہیں دے رہی۔

ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ملکی سیاست سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ لیکن ناموس رسالت کے تحفظ کا مسئلہ سیاسی نہیں خالص مذہبی ہے۔ جس کی طرف وفاقی یا صوبائی حکومتوں کو توجہ دلانا ہمارا فرض ہے۔

اس وقت ربوہ سمیت پنجاب میں قادیانیوں کے درجن بھر رسائل شائع ہو رہے ہیں۔ جس میں روزنامہ الفضل کے علاوہ ہفت وار اور کئی ماہنامے شامل ہیں ان رسائل وجرائد کی اشاعت مرکزی مسئلہ نہیں بلکہ خالص صوبائی مسئلہ ہے۔

پنجاب کی حکومت صدر ضیاء الحق مرحوم کی بھی نام لیوا ہے۔ اور ان کے نام کو اپنی سیاست کے لئے بھی استعمال کر رہی ہے۔ جناب نواز شریف کی سرپرستی میں ۱۷ اگست کو اسلام آباد میں مرحوم صدر کا پہلا شاندار عرس یا برسی منائی گئی۔ جس میں کراچی سے خیبر تک صدر مرحوم کے لاکھوں عقیدت مندوں کو جمع کیا گیا۔ لیکن کیا صدر مرحوم نے یہ کہا تھا کہ میرا عرس منانا اور میری برسی آیا کرے تو اسے منانے کے لئے شاندار اہتمام کرنا۔ حالانکہ وہ یہ بات قطعاً برداشت نہ کرتے۔ صدر مرحوم کے عقیدت مند شاید ہماری اس بات کا برا منائیں گے۔ کیونکہ سچ کڑوا ہوتا ہے۔ لیکن چاہے کوئی راضی ہو یا ناراض ہم سچ کا اظہار ضرور کریں گے۔ ۔۔

کہتے ہیں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں ہمیں

صدر ضیاء الحق مرحوم نے ۲۶ ، اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا۔ جس کے تحت قادیانی اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر کا استعمال نہیں کر سکتے۔ مثلاً

(۱) انہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کلمہ طیبہ کا استعمال کر کے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کریں۔

(۲) انہیں قطعاً یہ حق نہیں کہ وہ اس طرح اذان دیں۔ جس طرح مسلمان اذان دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ خالصتاً مسلمانوں کا شعار ہے۔ قادیانی گر اپنے مرزائیوں میں اذان دیں گے۔ تو مسلمان دھوکہ میں آئیں گے۔ جہاں قادیانی انہیں تبلیغ کر کے مرتد بنانے کی کوشش کریں گے۔

(۳) نبی، مہدی، رسول، امیر المومنین، امام المسلمین، خلیفہ یہ بھی اسلامی اصطلاحات ہیں۔ لیکن قادیانی یہ اصطلاحات برابر استعمال کر رہے ہیں۔ ربوہ کے رسائل میں مرزا طاہر کے جو پیغامات شائع ہوتے ہیں۔ ان میں وہ خود کو "خلیفہ" لکھتا ہے۔

میاں نواز شریف صاحب کی حکمرانی میں قادیانی صدر ضیاء الحق مرحوم کے اس آرڈیننس کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں۔ اور اب تو اتنے جری بھی ہو چکے ہیں کہ قرآن کی بے حرمتی اور مساجد کے تقدس کو بھی پامال کرنے لگے ہیں۔ جیسا کہ جڑانوالہ اور چونڈہ میں ہوا۔

مسلمانوں کی دل آزاری اور اشتعال انگیزی کے ساتھ قتل و غارت گری کا بازار بھی گرم کئے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ سرگودھا کے چکوک، جڑانوالہ، ننکانہ، چونڈہ اور منڈی بہاؤالدین چک سکندر کھاریاں میں ہو چکا۔ ایک اطلاع کے مطابق منڈی بہاؤالدین میں شاہ تاج شوگر ملز کی انتظامیہ نے نماز پڑھنے کیلئے آنے والے مسلمانوں پر مسجد ختم نبوت کا راستہ بند کر دیا ہے۔ قصور کی تحصیل چونیاں کا اے سی مبینہ طور پر قادیانیوں کی سرپرستی کر رہا ہے۔

ایسے میں جناب نواز شریف صاحب وزیر اعلیٰ پنجاب کے عالمی ختم نبوت کانفرنس کے نام پیغام دینے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ وہ ایک سچے مسلمان اور محب وطن بن کر قادیانیوں کو آئین و قانون کی پابندی کا سبق سکھائیں۔ اور انہیں اہم پوسٹوں سے فوراً الگ کریں۔

ایک فلسطینی عرب کی قادیانیت سے توبہ

اخبار جنگ مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۸۹ء کی خصوصی اشاعت میں "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی قرار دادیں" کے عنوان سے ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل خوشخبری دی گئی ہے۔

"کانفرنس سے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کے سابق سیکرٹری اور قادیانی جریدہ "التقویٰ" کے ایڈیٹر حسن محمود عودہ نے بھی خطاب کیا۔ حسن عودہ فلسطینی نوجوان ہیں۔ اور انہوں نے حال ہی میں قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مذہب محض ایک دھوکہ ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس جھوٹے مذہب کا بہت جلد خاتمہ ہو جائے گا۔"

اس ضمن میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ان حسن محمود عودہ صاحب اور انگریزی رسالہ الیقین انٹرنیشنل (عربی سیکشن) کے اقبال حسین انصاری کے درمیان تقریباً ۲ سال تک قادیانیت کے مسئلہ پر بذریعہ خط و کتابت تحریری مناظرہ ہوتا رہا ہے۔ جس کے دوران عودہ صاحب کو قادیانیت کے بارے میں عربی میں مفید مواد بھی فراہم کیا گیا۔ اسی دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا عربی انگریزی لٹریچر بھی فراہم کیا گیا۔

اگرچہ حسن محمود عودہ صاحب بڑے کٹر قادیانی تھے۔ جو اپنی خط و کتابت میں اپنے عقیدہ کا نہایت پرجوش اور جارحانہ انداز میں دفاع کرتے رہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو تبلیغ ان پر کی گئی وہ بفضل خدا موثر ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ راہ سے بھٹکے ہوئے دوسروں کو بھی راہ ہدایت دکھائے۔

(آمین ثم آمین)

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہراہ فیصل کے کارکن ضامن شاہ (مرحوم) کی شہادت پر ادارے کے تمام احباب مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور سوگواران سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ ضامن شاہ کو مورخہ ۸۹-۱۱-۱ کو دہشت گرد افراد نے گولی مار کر شہید کر دیا ہے۔ ان کے بڑے بھائی علی گوہر کونسلر شاہراہ فیصل اور سرزمین خان سے مولانا محمد انور فاروقی، محمد انور اور عبدالرشید اور نوشی محمد نے گھر جا کر تعزیت کی اور قارئین ہفت روزہ ختم نبوت سے بھی دعا کی درخواست ہے اور ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کے قاتل کو فوراً گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

عبادت کیلئے شب بیداری

محمد شفیع عمر الدین ، میرپور خاص

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفاً وطمعاً (السجدہ آیت ۱۶)

ترجمہ :- اپنے بستروں سے اٹھ کر اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں۔

یعنی رات کے وقت نیند چھوڑ کر بستروں سے علیحدہ ہوجاتے ہیں۔ اور عبادت میں لگ جاتے ہیں۔ اور تہجد نماز پڑھتے ہیں۔ اور اس طرح عبادت گذار ہونے کے باوجود وہ دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں کہ کیا خبر کہ عبادت قبول ہوا یا نہیں۔ اور ایسا نہ ہو کہ گناہوں کی پاداش میں عذاب الٰہی کی گرفت میں نہ آجائیں۔ اس ڈر کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے اوامر پر عمل کرتے ہیں اور نواہی سے دور رہتے ہیں۔ نیز وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت، مغفرت اور فضل کی طمع و امید رکھتے ہیں۔

+ تو نمی دانی کہ از سر دو کئی
غرقۂ اندر سقر یا ناجئی
(مولنا روم)

اے بندے! تجھے پتہ نہیں کہ تو دوزخ میں جانے والا ہے۔ یا نجات پا کر جنت تیرا مقام ہوگا۔ یہ بڑے خوف کی حالت ہے۔

لہٰذا ؎
تو نمی دانی کہ آخر کیستی۔
جہد کن چندانکہ دانی چیستی۔ (ایضاً)

یعنی کہ تجھے اپنے انجام کا پتہ نہیں تو اللہ کی اطاعت اور عبادت میں جد و جہد کر تا کہ تجھے اپنے انجام کا پتہ لگ جائے۔

اسوۂ حسنہ

حضرت خاتم النبیین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی عبادت اتنی طویل ہوتی تھی کہ آپؐ کے پائے مبارک متورم ہوجاتے تھے۔

ہر کلمہ گو کو اسوۂ حسنہ کی پیروی میں پنجگانہ فرض نمازیں باجماعت پڑھتے رہنا چاہئے۔ اور رات کو عبادت کے لئے بیدار ہونے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔

مقام صد افسوس ہے کہ آج کل لہو لعب میں مستغرق رہ کر فرض نمازیں ترک ہورہی ہیں۔ اور راتوں کو عبادت کے لئے جاگنا چھوٹ رہا ہے۔ (اِلّا ماشاءاللہ) اس حالت کی ترجمانی قصیدہ بردہ کا ایک شعر کرتا ہے۔

ترجمہ :- میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر عمل نہ کیا۔ کہ آپؐ راتوں کو بیدار رہ کر اس قدر عبادت فرماتے کہ آپؐ کے پاؤں مبارک سوج جاتے تھے۔

شب بیداری کی چند مثالیں

(۱) :- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سنت مطہرہ کے بڑے پابند تھے۔ آپؓ رات بھر نمازیں پڑھتے تھے۔ اور تلاوت کلام مجید سے اتنا شغف تھا کہ رات میں پورا قرآن مجید ختم فرماتے تھے۔

(مہاجرین)

(۲) :- حضرت ابو ہریرہؓ کو رات کی عبادت کا بہت شوق تھا۔ آپ کے گھر کے تین افراد تھے آپ، آپ کی بیوی اور ایک خادم۔ تینوں حضرات رات کو عبادت کے لئے باری باری اٹھتے اور اسی طرح ساری رات گھر میں عبادت کرتے تھے جب ایک سونا چاہتا تو دوسرے کو جگادیتا (ایضاً)

(۳) :- رات کا وقت جب لوگوں کے لئے نرم بستر پر آرام کرنے کا ہوتا ہے، اس وقت حضرت عبداللہؓ بن عبداللہؓ اٹھتے اور آہستہ آہستہ قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول رہتے۔ نیز صبح صادق سے پہلے طلوع آفتاب تک تسبیح و تہلیل کا شغل رکھتے تھے۔ آپ کے اہل خانہ بھی صبح کو جلدی ہی عبادت میں لگ جاتے تھے۔ (ایضاً)

(۴) :- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ زہد، پرہیزگاری، اور کثرت عبادت میں مشہور تھے۔ آپ دن کو عموماً روزہ رکھتے۔ اور رات کا اکثر حصہ عبادت میں گذارتے۔ ہر تیسرے روز قرآن کریم ختم کرتے۔ (ایضاً)

(۵) :- حضرت عثمان بن مظعونؓ نے اپنے گھر میں نماز کے لئے ایک حجرہ مقرر کرلیا تھا۔ اور آپ کا پرلطف مشغلہ رات کو عبادت کرنا تھا۔ ساری رات عبادت میں گزارتے اور دن کو روزہ رکھتے۔ (ایضاً)

(۶) :- حضرت ابو الدرداءؓ بڑے زاہد و عابد تھے۔ رات بھر نماز پڑھتے۔ اور دن کو روزہ رکھتے۔ ساری ساری رات عبادت میں گذار دیتے۔ آپ ہی نے حضرت سلمانؓ کو نصیحت فرمائی

باقی صفحہ ۱۹ پر

سیرت النبی ﷺ کا ایک ورق

جب ترغیب و تحریص کے تمام حربے ناکام ہو گئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریشی سرداروں میں مکالمہ

از مولانا سید منظور احمد شاہ آسی مانسہرہ

کفار نے جب ہر طرح سے مسلمانوں پر عرصہ تنگ کر کے دیکھ لیا۔ اور خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تو مشرکین مکہ کے مشورہ سے ان کا مشہور سردار عتبہ بن ربیعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کرنے کے لئے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد الحرام کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔ عتبہ آپ کے پاس آیا۔ اور یوں کہنے لگا۔ بھتیجے آپ قریش کی اعلیٰ شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے خاندان کی تمام قریش عزت و احترام کرتے ہیں لیکن آپ نے تو اپنی قوم کو بڑی مشکل میں ڈال دیا ہے گھر گھر میں فساد برپا ہے۔ اور اختلاف ہے۔ اگر آپ اس ساری کارروائی سے مال و دولت جمع کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم آپ کو اتنی دولت جمع کر کے دیدیں گے کہ عرب میں کسی کے پاس نہ ہوگی۔ اگر حکومت اور اقتدار کی خواہش رکھتے ہو۔ تو ہم آپ کو عرب کا بادشاہ بنا دیتے ہیں۔

اگر دولت کی خواہش ہو تو دولت تم کو دلوائیں۔
تمہارے واسطے ہم جمع کر کے مال و زر لائیں
عرب کی سلطنت چاہو یہ بھی کچھ نہیں مشکل
کریں گے سارے جہاں کو اس بات پر مائل
(شاہنامہ اسلام)

اور اگر کسی جن یا آسیب کا اثر ہے تو ہم خود اپنا مال خرچ کر کے علاج کرانے کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ ہمیں علم ہے کہ بعض دفعہ جن انسان پر غالب آجاتا ہے اور کسی نے جادو کر دیا ہے۔ تو ہم خود اپنا مال خرچ کر کے علاج کرانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن آپ کو لات و عزیٰ کا واسطہ اس کارروائی سے باز آئیں۔ جب عتبہ اپنی بات مکمل کر چکا تو آپ نے فرمایا کہ آپ اپنی بات مکمل کر چکے۔ عتبہ نے کہا ہاں اس سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت تحمل اور بردباری سے اس کی باتیں غور سے سنتے رہے پیغمبر کی یہ شان ہوتی ہے کہ بدزبان اور بداخلاق نہیں ہوتا۔ تمام اچھے اخلاق کا مجموعہ ہوتا ہے۔ مرزا غلام قادیانی کی طرح ننگ انسانیت نہیں ہوتا۔ کہ وہ بازاری زبان استعمال کرے۔ جس کو اس بازار کے بھڑوے بھی استعمال کرنا باعث شرم سمجھیں۔ مرزا قادیانی نے نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳ پر لکھا ہے۔

"میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔" ایک اور عبارت میں مرزا غلام قادیانی لکھتا ہے۔ جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا۔ تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔ اور حلال زادہ نہیں۔ انوار الاسلام صفحہ ۳۰ مصنفہ مرزا قادیانی۔ اس طرح بیسوں عبارات ایسی ہیں جن میں مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کو بے نقط سنائی ہیں حالانکہ مرزا قادیانی نے دوسری جگہ پر خود لکھتا ہے۔

- بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے
  جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے
  (در ثمین صفحہ ۱۷)
- پاکوں کو پاک فطرت دیتے نہیں ہیں گالی
  پر ان سیاہ دلوں کا شیوا سدا یہی ہے
  (در ثمین صفحہ ۶۳)
- دنیا میں اگرچہ ہوگی سو قسم کی برائی
  پاکوں کی ہتک کرنا سب سے برا یہی ہے
  (در ثمین صفحہ ۶۳)

میں عرض کر رہا تھا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ اپنی بات کہہ چکے تو سن لیجئے ابوالولید! جو باتیں آپ نے کی ہیں۔ ان میں سے ایک بات بھی نہیں۔ میں کسی ذاتی مفاد یا لالچ کے لئے ایسا نہیں کر رہا۔ بلکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت حم السجدة کی ابتدائی تیرہ آیات تلاوت کیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمود پر پہنچے، ترجمہ۔ اگر یہ لوگ اعراض کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تم کو ایسی آفت سے ڈراتا ہوں۔ عاد و ثمود پر آفت آئی تھی۔ الآیۃ تو عتبہ بن ربیعہ نے آپ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رشتہ و نسب کا واسطہ دیا کہ اے محمد! ایسا نہ کیجئے۔ جب آپ تلاوت فرما رہے تھے۔ عتبہ اپنے ہاتھ پیٹھ پیچھے لے جا کر ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ اور ہمہ تن گوش تھا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے میری باتیں سن لیں اب جو مناسب سمجھیں کریں عتبہ وہاں سے اٹھا۔ قریش مکہ کے صنادید نتیجے کے انتظار میں تھے۔ کہ دیکھئے ابوالولید کیا جواب لے کر آتے ہیں۔ جب قریشی سرداروں نے دور سے عتبہ کو آتے دیکھا تو کہنے لگے۔ خدا کی قسم ابوالولید کا وہ چہرہ نہیں ہے۔ جو جاتے ہوئے تھا۔ عتبہ نے کہا اے میری قوم خدا کی قسم میں نے وہ کلام سنا ہے جو نہ تو جادو ہے۔ نہ وہ کسی شاعر کا کلام ہے۔ نہ کاہنوں اور نہ نجومیوں کی بڑ ہے۔ اے میری قوم اگر میری بات مانو تو محمد کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ اگر عرب پر غالب آگیا۔ تو تمہارا بھائی بند اور بھتیجا ہے۔ اور اگر عرب اس پر غالب آگیا۔ تو اس صورت میں بھی تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اور وہ اپنے انجام کو پائے گا۔ دونوں صورتوں میں تمہارا فائدہ ہے

صنادید قریش نے جب یہ سنا تو کہنے لگا اے ابو الولید! تم پر بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جادو چل گیا۔ عتبہ نے کہا بھائی میری رائے تو یہ ہے۔ آگے تمہاری مرضی ہے۔ جیسے چاہو کرو۔

جب لالچ اور دھمکی کی تدبیر بھی کارگر ثابت نہ ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ کے چچا ابو طالب کے پاس وہی سردار جمع ہو کر گئے۔ اور کہنے لگے۔ ہم نے بہت صبر و ضبط سے کام لیا ہے۔ محض آپ کے لحاظ کی وجہ سے خاموش رہے۔ لیکن اب آپ اس بھتیجے کو روک دیں۔ ورنہ ہم اس کا بندوبست کریں گے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا آپ کے پاس آئے تو چچا نے کہا بھتیجے میں اب کمزور ہوں پوری قوم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مجھے آزمائش میں نہ ڈالئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا۔ کہ چچا جان اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں ہاتھ پر اور چاند کو بائیں ہاتھ پر لاکر رکھدیں۔ تب بھی میں اللہ کی توحید کا پرچار کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ حفیظ جالندھری مرحوم نے کیسے بہترین انداز میں ترجمانی کی ملاحظہ ہو

+ میرے ہاتھوں میں لاکر چاند و سورج بھی گر رکھدیں
میرے پاؤں تلے روئے زمین کا مال و زر رکھدیں
خدا کے کام سے باز ہرگز نہیں رہ سکتا
یہ ہیں جھوٹے یہ جھوٹوں کو سچا کہہ نہیں سکتا

ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب سنکر کہا بھتیجے جو مرضی ہے کرو میں تمہارے ساتھ ہوں تمہارا ساتھ نہیں چھوڑوں گا۔

ایک سنتِ نبوی ﷺ

جس کے فوائد بیشمار اور نقصان کچھ نہیں

راہِ سنت پہ چلا آ تو اے سالک بے دھڑک
جنت الفردوس کو جاتی ہے سیدھی یہ سڑک

تحریر — محمد یونس آرائیں ٹنڈو آدم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کبھی رات یا دن میں سو کر بیدار ہوتے تو وضو سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رات کو آپ ﷺ کے پاس وضو کا پانی اور مسواک رکھی جاتی تھی۔ جب آپ ﷺ رات میں اٹھتے تو پہلے قضائے حاجت کرتے، پھر مسواک فرماتے۔ (ابوداؤد)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سو کر اٹھتے تو مسواک فرماتے تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں آپ ﷺ کے لئے تین سرخ برتن رکھتی تھی۔ ایک پانی کا برتن جو وضو کے لئے تھا دوسرا مسواک کے لئے اور تیسرا برتن پانی پینے کے لئے۔

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے کیا کام فرماتے تھے فرمایا مسواک (مسلم)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرماتے ہیں تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں اس لئے ان کو مسواک کے ذریعہ خوب صاف کرو۔ (ابونعیم مرفوعاً و ابن ماجہ)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب مسواک کرکے نماز پڑھتا ہے۔ تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور اپنا منہ اس کے منہ میں رکھ دیتا ہے۔ پس جو کلمہ اس کے منہ سے نکلتا ہے۔ وہ فرشتہ کے منہ میں رکھ دیتا ہے۔ اس لئے اپنے منہ کو قرآن کے لئے پاک کر لیا کرو۔

حضرت عامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آتے تھے۔ آپ نے فرمایا تم میرے پاس آتے ہو۔ اور تمہارے دانت زرد ہوتے ہیں۔ آنے سے پہلے مسواک کر لیا کرو۔

حضرت سباق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک بار جمعہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمانو۔! اللہ تعالیٰ نے اس دن کو تمہارے لیے عید بنایا ہے۔ اس لئے غسل بھی کرو۔ اور اگر خوشبو ہو تو خوشبو بھی لگاؤ۔ اور جمعہ کے دن تم پر مسواک کرنا ضروری ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا۔ اور مسواک کی اور خوشبو لگائی اور عمدہ کپڑے پہنے پھر وہ مسجد میں آیا اور لوگوں کی گردنوں پر سے نہیں اترا۔ بلکہ نماز پڑھی اور امام کے آنے کے بعد خاموش رہا۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس کے تمام گناہوں کو جو

اس ہفتہ میں ہوئے تھے۔ معاف فرما دیتے تھے۔
(شرح معانی الآثار)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے تو اپنے ساتھ مسواک پیشاب دانی، کنگھا، سرمہ دانی، آئینہ لے جاتے تھے۔ (العقیلی والبونعیم واعلا ابن الجوزی)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کو اپنے کان میں اس جگہ رکھتے تھے جہاں پر کاتب قلم رکھتا ہے بعض صحابہ عمامے کے پیچ میں بھی مسواک رکھتے تھے۔ (شامی)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جو نماز مسواک کرنے کے بعد پڑھی جائے۔ وہ بغیر مسواک کے پچھتر نمازوں سے بہتر ہے۔
(ابونعیم)

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے نزدیک دو رکعت مسواک کر کے پڑھنا۔ بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے زیادہ محبوب ہے (ابونعیم)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ مسواک کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت بغیر مسواک کے نماز پر ستر گنا زائد ہے۔ (مشکوٰۃ و ترغیب وترہیب)

حضرت حسان بن عطیہؓ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ مسواک کرنا نصف ایمان ہے۔ اور وضو بھی نصف ایمان ہے۔ (شرح احیاء)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مسواک انسان کی فصاحت میں اضافہ کرتی ہے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مسواک (قوت) حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ اور بلغم کو دور کرتی ہے

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ مسواک موت کے سوا ہر مرض میں شفا ہے۔

حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں۔ کہ مسواک میں ۲۴ خوبیاں ہیں۔ ان میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اللہ راضی ہو جاتا ہے۔ مالداری اور کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ منہ میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔ داڑھ کا درد دور ہو جاتا ہے۔ اور چہرے کے نور اور دانتوں کی چمک کی وجہ سے فرشتے مصافحہ کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مسواک میں دس خصلتیں ہیں۔ دانتوں کی سبزی دور ہوتی ہے۔ بینائی کو تیز اور مسوڑھے کو مضبوط بناتی ہے۔ منہ کو صاف کرتی ہے۔ ملائکہ خوش ہوتے ہیں۔ اللہ کی رضا، سنت کا اتباع نماز کے ثواب میں اضافہ، جسم کی تندرستی یہ سب امور حاصل ہوتے ہیں۔ (والدارقطنی)

شیخ محمد فرماتے ہیں کہ مسواک کے فضائل میں سے ایک سو سے زائد احادیث منقول ہیں۔ پس تعجب ہے ان لوگوں پر اور ان فقہا پر جو اس سنت (مسواک) کو باوجود احادیث کے کثرت کے ساتھ منقول ہونے کے ترک کرتے ہیں۔ یہ بڑا خسارہ ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ مسواک کرنا سنت ہے۔ پس جو وقت جس وقت جی چاہے۔ مسواک کرو۔

مسواک کھڑی کر کے رکھنی چاہیئے۔ زمین پر نہ ڈالی جائے۔ ورنہ جنون کا خطرہ ہے حضرت سعید بن جبیرؓ سے نقل کیا گیا ہے۔ کہ جو شخص زمین پر مسواک رکھنے کی وجہ سے مجنون ہو جائے تو وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے کہ یہ خود اس کی غلطی ہے۔

کم از کم تین مرتبہ مسواک کرنی چاہیئے۔ اور ہر مرتبہ پانی میں بھگونی چاہیئے۔

مسواک دونوں طرف سے استعمال نہ کی جائے۔

صاحب الفائق نے مسواک کے بیس سے زیادہ فوائد بتائے ہیں۔ جن میں سب سے ادنیٰ گندگی کا دور ہونا اور سب سے اعلیٰ موت کے وقت کلمہ شہادت یاد دلاتی۔ اور موت کے علاوہ ہر مرض کے لئے شفا ہے۔

مسواک کے فضائل جن کو ائمہ کرام نے حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عطاؓ سے نقل کیا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ روزی آسان ہو جاتی ہے۔ درد سر کو آرام آتا ہے۔ بلغم دور ہوتی ہے۔ دانتوں کو مضبوط بناتی ہے۔ بینائی کو صاف کرتی ہے۔ معدے کو درست کرتی ہے نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے۔ شیطان کو ناراض کرتی ہے۔ بچوں کی پیدائش بڑھاتی ہے۔ حالت نزع کو بہت جلد ختم کر دیتی ہے۔ قبر کو کشادہ بناتی ہے۔ موت کا فرشتہ اس صورت میں پاس آتا ہے جس صورت میں اولیاء کے پاس آتا ہے۔

منشیات کے عادی حضرات آک کی مسواک کریں۔ نشے کافور ہو جائیں گے۔

پیلو کی مسواک کرنے سے تپدق، خونی بواسیر منہ کے زخم کو فائدہ ہوتا ہے۔

مسواک کے لئے پیلو کی لکڑی سب سے بہترین ہے۔ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے اس کی مسواک فرمائی ہے۔ اس میں ۱۹ مفید اجزاء ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے کہ مسواک اس طرح سے پکڑنی چاہیئے کہ کن انگلی مسواک کے نیچے کی طرف اور انگوٹھا اوپر کی طرف مسواک منہ کے نیچے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر رہیں۔ (شامی)

مٹھی میں دبا کر مسواک نہ کی جائے۔ اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے۔ نیز دائیں ہاتھ سے مسواک کرنا مستحب ہے۔

مسواک پہلے اوپر کے جبڑے میں داہنی طرف پھر اوپر کی بائیں طرف، اس کے بعد نیچے کے داہنی طرف پھر بائیں طرف (کبیری)

مسواک عرضاً طولاً دونوں طرح کی جاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح

ثابت ہے۔

مسواک موجود نہ ہو تو انگلی سے بھی مسواک کی جاتی ہے۔ اس سے مسواک کا مخصوص ثواب جو احادیث میں منقول ہے حاصل ہو جائے گا۔ کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ انگلیوں سے بھی مسواک کافی ہے

انگلی سے مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے منہ کی دائیں جانب میں اوپر نیچے انگوٹھے سے صاف کرے۔ اور اسی طرح بائیں جانب شہادت کی انگلی سے۔ (شرح حوالہ)

عورتیں مسواک کی بجائے علک یعنی مصطگی کا استعمال کریں۔ اس سے ان کو مسواک کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔ بشرطیکہ مسواک کی نیت ہو (طحطاوی)

چوں کہ لیٹ کر مسواک نہ کی جائے اس سے تلی بڑھ جاتی ہے۔

مسواک ایک بالشت کے برابر ہونی چاہیئے بعد میں اگر کم ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر ایک بالشت سے زیادہ ہو تو شیطان اس پر سواری کرتا ہے۔

کیکر (ببول) کی مسواک کرنے سے مسوڑھے پختہ ہوتے ہیں۔

تیج بل کی مسواک کرنے سے دمہ اور کھانسی کو آرام آتا ہے۔

نیم کی مسواک کرنے سے دانتوں کا گوشت خورہ ختم ہو جاتا ہے۔ درد چشم کو آرام ملتا ہے۔

منہ کی جھاگ نکلنا بند ہو جاتی ہے۔

پھلائی کی مسواک کرنے سے آنکھوں کے اکثر امراض سے بچا جا سکتا ہے۔

بادام اور اخروٹ کی مسواک کرنے سے دانت بہت مضبوط ہو جاتے ہیں۔

ریٹھہ کی مسواک کرنے سے درد دانت منٹوں میں بند ہو جاتا ہے۔

بڑھ کی مسواک کرنے سے جریان و احتلام سے بچا جا سکتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری وقت میں مسواک کرنا مسواک کی اہمیت کو نہایت واضح کر دیتا ہے۔

اللھم صلی علی محمد و علی آلہ وسلم

تذکرۂ صحابہؓ

حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

مختصر حالات

اسم گرامی عبداللہ کنیت ابو عبدالرحمٰن والد مسعود بن غافل بنو ہذیل سے تعلق تھا والدہ ام عبد بنت عبدود، یہ بھی اسی خاندان سے تھیں کبھی کبھی والدہ کی طرف نسبت کرکے انؓ "ام ابن عبد" بھی کہا جاتا تھا کوتاہ قد ہلکا جسم اور نہایت گندمی رنگ تھا بالکل شروع میں اسلام لائے تھے چنانچہ ان سے منقول ہے کہ میں چھٹا اسلام لانے والا تھا مکہ مکرمہ میں سب سے پہلے بلند آواز سے قرآن پاک کی تلاوت آپ نے ہی کی اور قریش کو سنا سنا کر پڑھا۔ اس کی وجہ سے ان کو تکلیفیں بھی بہت پہنچائی گئیں۔ اسلام لانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پورے طور پر اپنا ہی بنا لیا تھا چنانچہ مختلف قسم کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص خدمات کیا کرتے تھے حضور کے وضو و غسل اور مسواک و نعلین کے ذمہ دار آپ ہی تھے آپ ہی حضورؐ کو جوتے پہناتے اور جب کہیں بیٹھنا ہوتا تو اتار کر اپنے پاس رکھتے جب حضور کہیں تشریف لے جاتے تو آپ کے آگے آگے چلتے اور غسل کے موقع پر پردہ کرتے سونے کے بعد آپ ہی حضورؐ کو بیدار کرتے اور بغیر کسی روک ٹوک کے حضورؐ کے گھر آ جاتے اور خود آپ اور آپ کی والدہ دونوں ہی بکثرت آتے جاتے تھے حتیٰ کہ بعض نو وارد آپ اور آپ کی والدہ کو حضورؐ کے گھر کا ہی فرد خیال کرتے انہوں نے حبشہ کی ہجرت بھی کی اور پھر مدینہ ہجرت فرمائی حضورؐ کی قیادت میں پیش آنے والے تمام واقعات میں رہے اور ہر غزوے میں رہے اور ہر معاملہ میں البتہ حضورؐ کی وفات کے بعد اہم معرکوں میں سے صرف یرموک میں شرکت کی۔ غزوہ بدر میں ابو جہل کا کام انہوں نے ہی تمام کیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے حق میں عالی مرتبہ اور افضل و کمال بلکہ جنت کی شہادت کی خبر دی امام احمد نے حضرت علی سے حضور اکرمؐ کا فرمان نقل کیا ہے۔ کہ اگر میں عامۃ المسلمین کے مشورہ کے بغیر کسی کو امیر بناتا تو ابن مسعود کو بناتا حضرت عمرؓ و حضرت عثمان کے عہد میں کوفہ کے بیت المال کے ذمہ دار آپ ہی تھے۔ آخر عمر میں مدینہ واپس تشریف لے آئے اور ۳۲ھ میں ۶۰ سال سے کچھ اوپر عمر میں انتقال فرمایا اور رات کے وقت بقیع میں دفن کئے گئے

مرتبۂ علم

حضرت ابن مسعودؓ صحابہ کرام میں کتاب اللہ کے بہت بڑے حافظ تھے حضور اکرمؐ خود ان سے کلام پاک کا سننا پسند فرماتے تھے چنانچہ

انہوں نے خود نقل کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "مجھے سورۃ نساء سناؤ" میں نے عرض کیا میں سناؤں؟ آپ تو خود صاحب وحی ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میں دوسرے سے ہی سننا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں نے حضور کو سنایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جو قرآن کو ویسے ہی تروتازہ پڑھنا چاہے جیسے کہ نازل کیا گیا تو ابن ام عبد کی قرأت کے مطابق پڑھے۔ حضرت ابن مسعودؓ کو بھی اس چیز کا احساس تھا چنانچہ وہ اس پر فخر کیا کرتے تھے اور اسی وجہ سے حضرت زید بن ثابتؓ سے زیادہ اپنے آپ کو قرآن مجید کی نقل و کتابت کا اہل خیال فرماتے تھے۔

مشہور تابعیؒ حضرت مسروق سے منقول ہے کہ تمام اصحاب صحابہ کا علم چھ افراد میں سمٹ آتا ہے حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ حضرت ابی بن کعب حضرت ابو درداؓ اور حضرت زید بن ثابت پھر ان چھ کا علم دو میں ہو گیا یعنی حضرت علیؓ اور حضرت ابن مسعودؓ حضرت حذیفہؓ سے ایک مرتبہ کہا گیا کہ ہمیں کوئی ایسا آدمی بتایئے جو اپنی چال ڈھال اور طور و طریق میں سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا جلتا ہو تاکہ ہم اس سے استفادہ کریں انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابن مسعودؓ کے علاوہ کسی کو ایسا نہیں سمجھتا۔ حضرت عمرؓ نے جب ان کو کوفہ روانہ کیا تو اہل کوفہ کے نام اپنے پیغام میں تحریر فرمایا عمار بن یاسرؓ کو میں امیر بنا کر بھیج رہا ہوں اور ابن مسعودؓ کو تمہارا معلم و استاد اور ان کا وزیر مددگار بنا کر۔

یہ دونوں حضرات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چنیدہ اصحاب اور اہل بدر میں سے ہیں لہٰذا ان کی پوری پوری اقتدا کرنا ان کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔ عبداللہ ابن مسعودؓ کے حق میں تو میں نے اپنے اوپر تم کو ترجیح دی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ ایک مدت تک کوفہ میں رہے اہل کوفہ ان سے حدیث اور تفسیر فقہ کے علوم حاصل کرتے وہ اہل کوفہ کے استاد بھی تھے اور ان کے قاضی بھی عام اہل کوفہ کا طرۂ امتیاز یعنی قرآن و حدیث کی نصوص میں کسی مسئلہ کا ذکر نہ ملنے پر قیاس و رائے سے کام لینا اس کے بانی مبانی آپ ہی ہیں۔ حضرت علیؓ جب کوفہ تشریف لائے تو وہاں کے کچھ لوگ ان کی خدمت میں آئے اور انہوں نے حضرت عبداللہ کے بعض ارشادات کا ذکر کرنے کے بعد کہا اے امیر المومنین ہم نے حسن اخلاق تعلیم و تربیت میں نرمی حسن مجالست اور شدت تقویٰ میں عبداللہ ابن مسعودؓ سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔ حضرت علیؓ نے یہ سن کر فرمایا تم کو اللہ کا واسطہ کیا یہ بات تم دل کی گہرائیوں سے کہہ رہے ہو۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ تو فرمایا۔ اے اللہ تو گواہ رہ میں بھی کہتا ہوں بلکہ وہ اس سے بھی کہیں زیادہ افضل ہیں۔

تفسیر میں مرتبہ

ابن جریر وغیرہ نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ "ہم صحابہ کا معاملہ یہ رہا کہ ہم میں سے کوئی اگر قرآن کی دس آیات بھی سیکھتا تو جب تک ان کے معانی اور ان پر عمل سے واقف نہ ہو جاتا ان سے آگے نہ بڑھتا۔"

ان کے اس بیان سے تفسیر کے سلسلہ میں خود ان کی حرص کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے مسروقؒ سے منقول ہے حضرت ابن مسعود نے فرمایا بخدا کوئی آیت قرآن کی ایسی نازل نہیں ہوئی کہ جس کی بابت مجھے یہ علم نہ ہو کہ کس کے حق میں نازل ہوئی اور اگر مجھے کسی ایسے شخص کا علم ہو جو مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھتا ہو تو اگرچہ اس حد تک سواریوں کے ذریعے پہنچا جا سکے میں اس کے پاس ضرور جاؤں۔ انہیں مسروق کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ ایک سورۃ تلاوت فرماتے اور دن بھر پورے دن اس کی تفسیر فرماتے حلیہ میں ابو نعیم نے بواسطہ ابو البختری نقل کیا ہے کہ لوگوں نے حضرت علیؓ سے عرض کیا کہ ابن مسعودؓ کے بابت ہمیں بتایئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ قرآن وسنت کا علم حاصل کرنے کے لئے اس کے ہو کر رہ گئے اور علم کے لئے یہ دونوں بہت کافی ہیں حضرت عقبہ ابن عامر کا کہنا ہے کہ حضرت عبداللہ سے زیادہ قرآن کا علم رکھنے والا میرے علم میں کوئی نہیں۔ یہ سن کر حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا۔

"آپ کا یہ کہنا صحیح ہے اس لئے کہ وہ ایسے وقت میں بھی حضور کے ارشادات کو سنتے تھے جس میں ہم نہیں سن سکتے تھے اور ایسے وقت میں حضورؐ کی خدمت میں حاضری دیتے تھے کہ جس میں ہماری حاضری کا موقع نہ تھا اور نہ ہم حاضر ہوتے تھے۔ خود حضرت ابن مسعودؓ سے صحیح روایات میں منقول ہے کہ میں نے حضورؐ سے رو در رو ستر سورتیں سیکھی ہیں حضرت ابو وائل سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمانؓ نے دوسرے تمام مصاحف کو جلوا دیا اور اس کی خبر حضرت ابن مسعود کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خوب جانتے ہیں کہ میں ان میں سب سے زیادہ اللہ کی کتاب سے واقف ہوں اگرچہ میں ان میں سب سے افضل و بہتر نہیں ہوں اور اگر میرے علم میں کوئی بھی ایسا آدمی ہو جو کتاب اللہ کے علم میں مجھ سے فائق ہو تو اگرچہ اس حد تک پہنچنے کے لئے اونٹ پر سفر کرنا پڑے میں اس کے پاس ضرور جاؤں حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ کی یہ بات سن کر میں حضرات صحابہ کے مجمع میں گیا کہ سنوں کہ آخر وہ ان کی اس گفتگو پر کیا تبصرہ کرتے ہیں تو مجھے کوئی بھی ایسا نہ ملا جس نے ان کی اس بات کو رد کیا ہو اور اس کا انکار کیا ہو الخ

کے علاوہ بے شمار صحابہ وتابعین کے آثار ہیں جو تفسیر میں حضرت ابن مسعودؓ کی اعلیٰ قدر و منزلت پر شاہد ہیں اور حد یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود خود اپنی اس حیثیت سے واقف تھے اور کو ذکر کرتے تھے اور صحابہ کرام نہ صرف یہ کہ ان کی اس بات کا انکار نہیں کرتے تھے بلکہ خود بھی ان کی اس علمی قدر و منزلت اور کتاب اللہ کے معانی و مفاہیم سے واقفیت کو نمایاں کر کے بیان کرتے تھے اس بات میں ان کے امتیاز اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور نبوی سرچشمہ علم سے سب سے زیادہ کسب علم و فیض کا باعث وہی ہے جیسے حضرت ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے یعنی عام حاضری کے اوقات کے علاوہ مخصوص اوقات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت و خلوت میں حاضری اور کلام نبوی کے سننے سے مشرف و باریاب ہونا ان کی اعلیٰ قدر و منزلت اور صحابہ کے مجمع میں نمایاں شان و حیثیت کی بابت ایک بڑی شہادت حضرت ابو درداءؓ کا وہ ارشاد ہے جو حضرت ابن مسعودؓ کی وفات کے بعد انہوں نے فرمایا تھا کہ ابن مسعودؓ نے اپنے بعد اپنا کوئی مثل نہیں چھوڑا۔

خلاصہ یہ کہ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ صحابہ کرام میں سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کے جاننے والے اور اس کے علوم محکم و متشابہ حلال و حرام قصص و امثال اور سبب نزول سے واقف تھے دین کی صحیح سمجھ سنت کا پورا پورا علم اور کتاب اللہ پہ گہری نظر کے حامل تھے

حضرت ابن مسعود سے تفسیر کی روایت اور اس کا مرتبہ صحت

صحابہ کرام میں حضرت ابن عباس کے بعد سب سے زیادہ تفسیری روایات حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہیں جیسا کہ سیوطی نے اتقان میں تشریح کی ہے اور جیسے ان سے عام علوم اکثر و بیشتر اہل کوفہ نے حاصل کئے اس لئے کہ حضرت ابن مسعودؓ کا قیام انہیں کے درمیان رہا لہٰذا ان کو اس علمی بحر بیکراں سے استفادہ کا خوب موقع ملا اسی طرح علم تفسیر بھی زیادہ تر اہل کوفہ نے ہی ان سے حاصل کیا مشہور کوفی روایت میں مسروق بن اجدع ہمدانی علقمہ بن قیس نخعی اور اسود بن یزید ہیں۔

یوں تو حضرت ابن مسعودؓ سے بہت بڑی تعداد میں تفسیری روایات ملتی ہیں جیسا کہ کتب حدیث اور ان کتب تفسیر میں آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں جن میں سلف سے منقول تفسیر کے ہی جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے لیکن ان ساری روایات کا حال یکساں نہیں بعض تو لائق اعتماد ہیں اور بعض کے راویوں میں کسی وجہ سے ضعف اور بعض بعض میں انقطاع بھی ہے کہ سلسلے کے تمام ناقلین کے نام مذکور نہیں ہیں۔ علماء محققین نے چھان بین کر کے ان امور کی پوری وضاحت کر دی ہے ویسے مشہور سلسلہ روایات یہ ہیں۔

اول اعمش کا سلسلہ جو ابو الضحیٰ سے بواسطہ مسروق حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں یہ سلسلہ سب سے زیادہ صحیح و محفوظ ہے امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اس پر اعتماد کیا ہے

دوم مجاہد کا سلسلہ جو بواسطہ ابو معمر حضرت ابن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں یہ سلسلہ بھی ضعف سے خالی ہے اسی لئے امام بخاریؒ نے اس پر بھی اعتماد کیا ہے

سوم۔ اعمش کا سلسلہ جو بواسطہ ابو وائل حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں یہ بھی صحیح اور بخاریؒ کے نزدیک معتبر ہے۔

چہارم سدی کبیر کا سلسلہ جو بواسطہ مرہ ہمدانی حضرت ابن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ اس سلسلہ کی روایات کو حاکم نے اپنی مستدرک میں ذکر کیا ہے اور تصحیح بھی کی ہے اور ابن جریرؒ نے تو کثیر تعداد میں اس سلسلہ کی روایات لی ہیں۔

پنجم ابو روق کا سلسلہ جو بواسطہ ضحاکؒ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں ابن جریر نے اس سلسلہ میں روایات بھی لی ہیں لیکن یہ سلسلہ پسندیدہ نہیں ہے اس لئے کہ ضحاکؒ جو حضرت ابن مسعودؓ سے نقل کرنے والے ہیں انہیں حضرت ابن مسعودؓ سے ملاقات کا شرف حاصل نہیں اس لئے یہ سلسلہ متصل نہیں ہے۔

دو کان جیسے سونے کی کان

عربین جیولرز جس کا نام

جہاں پر عمدہ اور جدید ڈیزائن کے زیورات دستیاب ہیں۔

تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں

حسین سنٹر زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی

فون نمبر : ۵۲۵۵۲۵

ضبط وترتیب مولانا منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

بیمہ کا مسئلہ

سوال: کیا بیمہ کروانا جائز ہے یا نہیں جبکہ ایک غریب آدمی یا کوئی اور اپنا بیمہ کرواتا ہے تو اگر اس کی موت واقع ہو جائے۔ اور اس کی اولاد کی پرورش کے لئے کوئی نہ ہو تو اسے بیمہ کی رقم مل جائے جس سے وہ اپنے گھرانے کی پرورش کر سکے۔

جواب: بیمہ کا موجودہ نظام سود پر مبنی ہے اس لئے یہ جائز نہیں، اور اس کے پسماندگان کو جو رقم ملے گی وہ بھی حلال نہیں۔

نماز کے مسائل

از محمد ناصر جاوید میانوالی

سوال: اگر کوئی آدمی ظہر کی نماز پڑھے اور وہ دوسری رکعت میں التحیات میں بیٹھ کر اور پھر تیسری رکعت میں بھی بیٹھ جائے اور سجدہ نہ کرے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: جس نماز میں سجدہ سہو واجب ہوا اور اس کو ادا نہ کرے تو نماز کا لوٹانا واجب ہے۔

سوال: اگر کسی شخص کے کپڑے ناپاک ہوں اور اسے کوئی خبر نہ ہو اور نماز پڑھ لے اور بعد میں پتہ چل جائے تو کیا کرے۔

جواب: اگر ایسے ناپاک ہو جس میں نماز نہیں ہوتی تو دوبارہ نماز پڑھے۔

سوال: اگر کوئی شخص نمازی ہو اور اسے یہ گمان ہو کہ میری فلاں فلاں نمازیں قبول نہیں ہوئیں ہوں گی تو کیا کرے۔ مطلب یہ ہے کہ جن جن نمازوں پر اسے شک ہو تو وہ کیا کرے قضا کرے یا نہ کرے۔

جواب: اگر نماز کا فرض یا واجب رہ گیا ہو تو اسے لوٹائے ورنہ رہنے دے۔

لاہور اقرا ڈائجسٹ کراچی یا دیگر دینی اخبارات کے اداروں کو دے سکتے ہیں۔ تفصیل کے ساتھ جواب سے مستفید فرمائیں۔

جواب: زکوٰۃ کے لئے ضروری ہے کہ کسی محتاج کو اس کا مالک بنایا جائے۔ جن اداروں کے بارے میں اطمینان ہو کہ وہ زکوٰۃ کو صحیح مصرف پر خرچ کرتے ہیں ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے اور جن کے بارے میں یہ اطمینان نہیں ان کو دینا جائز نہیں ہے۔

س: یہاں سے تیس میل دور ایک شکارگاہ ہے جہاں پانی کا چشمہ بہتا ہے یعنی جنگل ہے جس کی لمبائی ہمیں معلوم نہیں ہے اندازہ یہی ہے کہ چار یا پانچ میل ہے اس شکارگاہ میں خنزیر یعنی سور کافی تعداد میں ملتے ہیں یعنی اسی پانی کے اندر سوتے پھرتے ہیں لوگ شکار کھیلتے ہیں۔ یہ پانی بہت کڑوا ہے بے اندازہ یعنی ہاتھوں اور منہ کو دھوئیں تو جلن محسوس ہوتی ہے پوچھنا یہ ہے کہ آدمی اس پانی سے وضو کر سکتا ہے یا ہو جاتا ہے؟ آیا یہ پانی کپڑوں کے لگنے سے کپڑے پلید ہوتے ہیں یا نہیں؟ اس پانی کا برائے طہارت استعمال کیسا ہے؟

جواب: جب تک پانی کے نجس ہونے کا یقین نہ ہو پانی پاک سمجھا جائے گا۔

س: آیا کوئی مسلمان نمازی جمعۃ المبارک کی نماز کی پروا نہ کرتے ہوئے کہیں چلا جائے جہاں نماز جمعہ نہ ہوتی ہو یعنی جیسے شکار کھیلنے اور معلوم بھی ہو کہ آج جمعہ ہے اور نماز جمعہ پڑھتا ہے پھر ہمارہ لوگ جمعہ کی نماز کے لئے نہ ٹھہرے یعنی قصداً قضا کرے اس بارے میں از روئے شریعت جواب سے ہمیں مطمئن فرمائیں۔

جواب: جمعہ چھوڑ کر جانا تو بری بات ہے لیکن اگر کوئی شخص صبح کو شہر سے دور باہر چلا گیا تو اس پر جمعہ فرض نہیں۔

والدہ کے روزوں کا فدیہ

کالا خان، ہری پور

س: میری والدہ صاحبہ اس سال اتنی بیمار تھیں کہ تقریباً چھ ماہ چارپائی پر رہیں اور پھر اس دنیا کو الوداع کہہ دیا۔ اس دوران رمضان کے روزے ان سے نہیں رکھے گئے۔ آپ یہ بتائیں کہ میں ان کے روزوں کا کتنا

بینک کے ذریعہ ٹریکٹر خریدنا

بلال احمد

سوال: زید زرعی ترقیاتی بینک سے ٹریکٹر اپنی زمین پیچ کروا کر لینا چاہتا ہے جو کہ گورنمنٹ نے چھوٹے کاشتکاروں کی امداد کے لئے کھولا ہوا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ خریدار بینک کو تھوڑی سی رقم دیتا ہے بقایا کل رقم بینک اپنے پاس سے ادا کرتا ہے ٹریکٹر خریدار کو مل جانے کے بعد بینک آٹھ اقساط جو کہ ساری ہیں سالانہ کے حساب سے وصول کرتا ہے وہی مجموعی رقم جو پہلے سے طے شدہ ہے

قسط ادا کرنے میں اگر وعدہ کے مطابق معیاد گزر جائے تو بینک اس قسط پر بطور جرمانہ کچھ زائد وصول کرتا ہے صرف اسی قسط پر جو زائد المیعاد ہو جائے۔ کیا اس طرح ٹریکٹر خریدنا جائز ہے یا کہ ناجائز؟ جبکہ چیز ادھار اور جنس بھی تبدیل ہے۔ قیمت بھی پہلے سے طے شدہ ہے۔

جواب: ٹریکٹر لینے کی جو صورت آپ نے لکھی ہے کہ بینک خود ٹریکٹر خرید کر کاشتکار کو دے اور اس کی قیمت کی قسطیں مقرر کر دے، یہ تو صحیح ہے لیکن جو قسط زائد المیعاد ہو جائے اس پر جرمانہ لگانا جائز نہیں بلکہ سود ہے۔

کاروانِ حریّت و تحریکِ ختمِ نبوّت کے مجاہدین

جرأت و بہادری کے پیکر۔ دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

از
طاہر رزاق
ایم اے
لاہور

ایک ہستی جس نے ہمیشہ مجاہدین ختم نبوت کے سروں پر دست شفقت رکھا۔ جس نے راتوں کو سجدوں میں سر رکھ کر اور گریہ وزاری کر کے مجاہدین ختم نبوت کی کامرانی و کامیابی کے لئے دعائیں کیں۔ جس کی ہر مجلس میں ختم نبوت کا ذکر ہوتا ... اور وہ اپنے ہزاروں مریدوں کو قادیانیوں سے برسرِ پیکار ہونے کا حکم دیتا۔ اس کی صبحیں، اس کی شامیں تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف، اس کی سوچ تحفظ ختم نبوت پہ نثار اور اس کا سراپا قادیانیت کے لئے للکار۔ اس محافظ ختم نبوت کا نام نامی اسم گرامی شیخ المشائخ امام الاولیاء حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ ہے۔ عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو میں رچا بسا۔ ان کا درج ذیل واقعہ پڑھیے۔ اور تحفظ ختم نبوت کی اہمیت و افادیت دیکھ کر قادیانیت کے خلاف میدان جہاد میں کود جائیے۔

'' مولانا لال حسین اخترؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور حضرت سے کوئی وظیفہ پوچھا، فرمایا ختم نبوت کا مسئلہ بیان کرتے رہو یہی وظیفہ ہے۔ کچھ عرصہ بعد میں پھر حاضر خدمت ہوا۔ اور درخواست کی کہ حضرتؒ مجھے کوئی وظیفہ بتائیے آپؒ نے فرمایا تحفظ ختم نبوت کا کام کرتے رہو یہی سب سے بڑا وظیفہ ہے۔''

جو ختم نبوت کا طرف دار نہیں ہے
لاریب وہ جنت کا سزاوار نہیں ہے۔

اگر فیصلہ خلاف ہوا تو......

جس خوش قسمت انسان نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کا آغاز کیا۔ وہ مولانا تاج محمودؒ تھے۔ قادیانی غنڈوں کے ہاتھوں زخموں سے چور طلبہ کی گاڑی جب ربوہ سے فیصل آباد ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو مولانا تاج محمودؒ اسلام کے ان فرزندوں کے لئے چشم براہ تھے۔ پورا شہر ریلوے اسٹیشن پر امڈ آیا تھا۔ پلیٹ فارم کی دیوار پر چڑھ کر مولانا نے خون میں نہائے ہوئے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے پرجوش انداز میں کہا میرے بچو! جب تک تمہارے جسم سے بہتے ہوئے خون کے ایک ایک قطرہ کا حساب نہیں لیں گے۔ اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔

تحریک طوفان کی صورت پورے ملک میں پھیل گئی۔ مولانا نے تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے دن رات ایک کر دیا۔ آخر ستمبر (فیصلے کا دن آ گیا) مولانا اکابرین کے ساتھ راولپنڈی میں موجود تھے۔ اور ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے۔ مولانا محمد رمضان راولپنڈی کے بیان کرتے ہیں۔ کہ اس دن مولانا میرے مکان پر تشریف لائے۔ بڑے مضطرب تھے۔ کہنے لگے۔ تجھے ایک وصیت کرنے آیا ہوں۔ میری وصیت سن لو آج اگر فیصلہ ہمارے خلاف ہوا تو میری روح قفس عنصری سے یقیناً پرواز کر جائے گی اکابرین راولپنڈی میں جمع ہیں۔ انہیں اطلاع نہ ہونے دینا۔ میرا جنازہ راتوں رات فیصل آباد پہنچانے کی کوشش کرنا۔ میرے اکلوتے بیٹے طارق محمود کو فون کر دینا کہ تمہارے باپ کو لا رہا ہوں۔ میرے لخت جگر کو ہر طرح سے تسلی دینا۔ اور میری بچیوں کو صبر کی تلقین کرنا، متواتر بولے جا رہے تھے۔ میں نے بمشکل چپ کرایا۔ حوصلہ دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرمائے گا۔ ابھی آپ کی بہت ضرورت ہے۔ پھر فرمایا جہاں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا تحفظ نہ ہو وہاں زندہ رہ کر کیا کرنا۔ نماز مغرب نیچے اتر کر بمشکل ادا کی۔ میں نے فکر کی وجہ سے کچھ مقوی اشیاء منگوالیں۔ نماز کے بعد پیش خدمت کیں۔ لیکن کچھ نہ کھایا۔ پھر فرمایا ریڈیو اوپر منگواؤ۔ خبروں کا وقت قریب ہے۔ سوئچ آن کیا۔ سکوت طاری تھا۔ جیسے ہی مرزائی مرتدوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے الفاظ کان میں پڑے شیر کی طرح اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور رات کو مرکزی جلسہ میں پرجوش خطاب فرمایا۔

وہ لوگ تم نے ایک ہی شوخی نے کھو دیئے
ڈھونڈا تھا۔ جنہیں خاک چھان کے

کنری (سندھ) سندھ کو قادیانیوں نے ربوہ ثانی بنا رکھا تھا۔ قادیانی مبلغین پورے علاقہ میں بھیڑیوں کی طرح اڑتے پھرتے تھے۔ سینکڑوں مسلمانوں کے مرتد ہونے کا خطرہ تھا۔ قادیانی زمینداروں اور ان کے پالتو غنڈوں کی وجہ سے مسلمان بے کسی کی زندگی گزار رہے تھے۔ ختم نبوت یا رد قادیانیت پر کچھ بیان کرنا اپنی موت کے پروانے پر دستخط کرنے کے مترادف تھا۔ مجاہد ختم نبوت۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ کو جب مسلمانوں کے ان ناگفتہ بہ حالات کا پتہ چلا تو تڑپ اٹھے۔ اور فوراً کنری جانے کا ارادہ فرمایا کنری پہنچتے ہی جلسہ کا اعلان کر دیا۔ مسلمان اکٹھے ہو گئے۔ جلسہ گاہ

بھڑگئی۔ پولیس انسپکٹر بھاگا بھاگا مولانا صاحب کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا مولانا! قادیانی خون خرابہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں آپ کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ برائے مہربانی جلسہ نہ کریں۔ مجاہد ختم نبوت مولانا محمد علی جالندھری نے بڑے وقار سے جواب دیا۔ بھائی میری زندگی اور موت خدا کے ہاتھ میں ہے مجھے کسی کی حفاظت کی ضرورت نہیں۔ میرا محافظ اللہ میرے لئے کافی ہے۔ میں جلسہ ضرور اور ضرور کروں گا۔ ادھر مولانا تقریر کرنے کے لئے سٹیج پر تشریف لائے۔ ادھر بیس پچیس قادیانی غنڈے بندوقوں سے مسلح ہو کر سٹیج پر چڑھ آئے اور سٹیج کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور مولانا کو مخاطب کر کے کہا! اگر آپ نے مرزا قادیانی کے بارے میں کچھ کہا تو ساری بندوقیں گولیاں اگلنے لگیں گی۔ اور آپ کے سینے سے پار ہو جائیں گی۔ مولانا نے بڑی جرات کے ساتھ ان کی دھمکی کو سنا۔ اور پھر بڑی پھرتی کے ساتھ سٹیج سے نیچے اتر گئے۔ اور اپنے ایک دوست کو زندگی کی آخری وصیت لکھوائی۔ بچوں، رشتہ داروں، اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے بارے میں باتیں کیں۔ اور پھر جلال میں آتے ہوئے شیر کی طرح جست لگا کر سٹیج پر پہنچ گئے۔ اور قادیانی غنڈوں کو مخاطب کر کے کہا کہ میں مرزا قادیانی کی مرمت کرنے لگا ہوں تم اپنی بندوقیں سیدھی کرلو۔ محمد عربی کے غلام کا سینہ حاضر ہے۔ دو گھنٹے تقریر فرمائی۔ قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا۔ مرزا قادیانی کی خرافات سنائیں لیکن رب العزت کے فضل و کرم سے کسی بھی قادیانی غنڈے کو ہاتھ اٹھانے کی جرات نہ ہوئی

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

"ایک بہن کا مکتوب بھائی کے نام"

معروف احراری لیڈر اور مجاہد ختم نبوت مظفر علی شمسی ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں دیگر رہنماؤں کے ساتھ گرفتار ہو گئے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور دیگر اکابرین کے ساتھ جیل کی کوٹھڑی میں انہیں بند کر دیا گیا۔ عید الفطر کا دن تھا۔ مظفر علی شمسی کی شدید بیمار بہن کا خط بھائی کو جیل میں اسی روز ملتا ہے۔ جسے پڑھ آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ اور سینے سے ایک ہوک سی اٹھتی ہے۔

"میرے بھیا"

"اس امتحان میں میں آپ کو پریشان کرنا نہیں چاہتی اب قریب المرگ ہوں۔ بخار دامن نہیں چھوڑتا۔ ایک سو چار درجہ حرارت سے گرتا نہیں کھانسی زوروں پر ہے۔ محبوب بھائی ڈاکٹر کو لائے تھے۔ ایکس رے میں ٹی۔ بی کی ابتدائی منزل ہے ماں باپ نے مجھے آپ کے سپرد کیا تھا۔ اور اب موت مجھے لئے جا رہی ہے۔

کاش! کہ میرے آخری وقت آپ میرے پاس ہوتے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر جو مصائب برداشت کر رہے ہیں۔ اللہ آپ کو استقلال بخشے اور قیامت کے دن آپ کی قربانی ہمیں دربار رسالت میں سرخرو کرے۔ آپ بہادری سے قید کاٹیں۔ اگر زندہ رہی تو مل لوں گی۔ ورنہ میری قبر پر تو آپ ضرور آئیں گے۔ سب بچے سلام کہتے ہیں۔ اب ہاتھ میں طاقت نہیں۔ لہذا خط ختم کرتی ہوں"

بھیا سلام

آپ کی بہن

اس خط سے میرے دل میں ایک ہوک اٹھی، شمسی صاحب آبدیدہ ہو گئے۔ سب نے عزیزہ کی صحت کے لئے دعا کی۔ اس خط کا مطلب وہی سمجھ سکتا ہے۔ جو وطن سے دور ہو۔ اور پھر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہا ہو۔

بقیہ شب بیداری

تھی کہ تم پر تمہاری آنکھ اور تمہاری بیوی اور سب کا حق ہے۔ روزوں کے ساتھ افطار اور شب بیداری کے ساتھ سونا بھی ضروری ہے (ایضاً)

اللہ تعالیٰ ہمیں اکابرین حضرات کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق سے نوازے۔ (آمین)

آئمہ مساجد، خطباء، واعظین، مقررین کیلئے بشارت عظیمہ

خطبات و مواعظ جمعہ

تالیف مولانا حافظ مشتاق احمد عباسی

سال بھر کے ہر جمعہ کے موقعہ پر اور وقت کی مناسبت سے تفصیلی تقریر سالہا سال کے تجربے، سینکڑوں کتب، رسائل و جرائد سے استفادہ کے بعد یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے۔ تقاریر جمعہ کے لئے خصوصی امتیازات کی بنا پر یہ ایک بے مثال کتاب ہے (صفحات بڑے سائز میں ۵۸۲، مجلد، دو رنگا ٹائیٹل قیمت /۱۲۰ روپے)

ملنے کا پتہ: ادارہ صدیقیہ نزد حسین ڈی سلوا گارڈن ولیسٹ نشتر روڈ کراچی نمبر ۳

ذرا ٹھنڈے دل سے

سوچئے

تحریر: محمد نبی اللہ صدیقی

یہ پردے میں بے پردگی اور بے حجابی کیسی؟

دفتر میں تعطیلات تھیں۔ حسب وعدہ میں اپنے ایک عزیز دوست کے گاؤں کے باغات اور فارم دیکھنے کی غرض سے روانہ ہوا۔ اسٹیشن پہنچا، معلوم ہوا کہ گاڑی دو گھنٹہ لیٹ ہے۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ گاڑی کے انتظار میں جو وقت گزرتا ہے۔ وہ کتنا شاق ہوتا ہے۔ اور پھر جب کوئی تنہا بھی ہو، سوچتا رہا کیا کروں، اخبار سویرے ہی پڑھ چکا تھا۔ اتفاق سے کوئی کتاب بھی ساتھ نہ لایا تھا، سوچا کہ چل کر بک اسٹال سے کوئی رسالہ یا میگزین ہی خریدوں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ دوکان کتابوں اور رسالوں سے بھری ہوئی ہے اچٹتی سی نظر ڈالی جائے تو سوائے جاسوسی رومانی فلمی رسالے گندے فحش ناول اور عریاں تصاویر والے میگزین کے کچھ اور نظر نہ آیا۔ اس وقت عام انسانی ذوق کی اس پستی کا شدت کے ساتھ احساس ہوا۔ ظاہر ہے کہ ان کو خریدنا کسی شریف النفس مسلمان کے لئے زیب نہیں دیتا۔ ان کو خرید کر اپنی عاقبت کے ساتھ اپنی دنیا کی تباہی کو بھی دعوت دیتا ہے۔ خیر وہاں سے واپس ہوا۔ قریب ہی ایک بینچ پر خالی جگہ مل گئی۔ اور وہیں بیٹھ گیا۔ ابھی بیٹھے ہوئے کچھ وقت ہی گذرا ہوگا۔ کہ قریب ہی بیں ایک نوجوان طالب علم آپس میں سرگوشیاں کرتے ہوئے اور ان سے تھوڑا ہی دور، دو اور نوجوان بھی اشارے بازی کرتے ہوئے نظر آئے۔ میں نے تجسس والی نگاہوں سے گرد و پیش پر نظر دوڑائی، دیکھا کہ سامنے کی متقابل بنچ کے برابر جدید فیشن ایبل سیاہ برقع میں ملبوس ایک نوجوان خوبصورت لڑکی تنہا بیٹھی تھی۔ جس کے چہرے پر مکمل جالی کا نقاب پڑا تھا۔ جالی کے اندر سے لڑکی کے چہرے کے خدوخال پوری طرح نظر آرہے تھے۔ جو ہر گذرنے والے کو بغیر ارادہ کے بھی دعوت نظارہ دے رہے تھے۔ اور نقاب کے اندر بے نقابی پوری طرح عیاں تھی۔ وہ لوگ اسی کی طرف معنی خیز نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں کہ اس وقت پردے سے باہر رہ کر پردہ کا مذاق اڑانے والوں سے زیادہ خطرناک، یہ پردے کے اندر پردہ کا مذاق اڑانے والے نظر آئے۔

بہرحال میری غیرت ایمانی اور غیرت قومی کو ایک ٹھیس لگی۔ لیکن اس وقت سوائے شرمندگی اور بے بسی کے چارہ ہی کیا تھا۔ قریب کے نوجوانوں نے آپس میں کچھ طے کیا۔ اور پھر وہاں سے منتشر ہو کر دوسری طرف چلے گئے۔ میں اپنی جگہ مطمئن سا ہو گیا۔ لیکن معاً چند منٹ کے بعد دیکھتا کیا ہوں۔ کہ ان میں سے ایک لڑکا آکر اسی بینچ پر بیٹھ گیا۔ جس پر وہ لڑکی بیٹھی تھی۔ اور پھر آہستہ آہستہ وہ اس لڑکی کے قریب آگیا۔ لڑکی میں کچھ گھبراہٹ کے آثار نظر آئے۔ اور وہ اپنی جگہ پر سمٹنے لگی۔ اور ایک آدھ بار ادھر ادھر دیکھا۔ جیسے وہ کسی کو ڈھونڈ رہی ہو۔ مجھے اس نوجوان کی اس دیدہ دلیری پر بڑا تعجب ہوا۔ ابھی میں اپنی جگہ پورا چوکنا ہو گیا تھا۔ اور حالات کا جائزہ لینے کے لئے چپکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کر بظاہر دوسری طرف کو چل دیا۔ کچھ دور جا کر پھر واپس پلٹا اور ان دونوں کی پشت کی طرف نکل گیا۔ اور ان کے قریب پہنچ کر اس طرح کھڑا ہو گیا کہ پشت ان کی طرف تھی۔ لیکن کان پوری طرح اسی طرف لگے ہوئے تھے۔ لڑکی سے وہ مختلف قسم کے سوالات کر رہا تھا۔ مثلاً آپ کس کالج میں پڑھتی ہیں۔ کس کلاس میں ہیں۔ کہاں جا رہی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ لڑکی ڈرتے ڈرتے کچھ جواب دے رہی تھی لیکن اتنی پست آواز سے کہ میں سن نہ سکا۔ لڑکے نے کہا، "ارے میری بہن فاطمہ بھی تو اسی کالج میں پڑھتی ہے"۔ تو میں ایک دم سے اس کے قریب سے متحیر رہ گیا۔ کیوں کہ اس کے ساتھیوں نے کئی بار جس نام سے اس کو مخاطب کیا تھا۔ وہ جوڑ نہیں کھاتا تھا۔ .... اس کے بعد لڑکی کچھ بے تکلف سی ہوتی نظر آئی۔ میں بھی کچھ صورتحال سمجھ گیا۔ کہ وہ کیا کرنے جا رہے ہیں۔ اب مجھے بھی جلدی سے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ کس طرح جھگڑے پر آمادہ نظر آئے۔ میں بھی بھلا ان بد باطنوں سے کب مرعوب ہونے والا تھا۔ لہٰذا ان کی گیدڑ بھبکیوں کا ترکی بہ ترکی جواب دیتا رہا لیکن آخری بات جو ان میں سے ایک نوجوان نے کہی۔ وہ میرے دل پر نقش ہو گئی کہ:۔

"میاں دیکھنا یہ ہے کہ کب تک تم لوگ ان بھڑکیلے برقعوں میں چھپاتے پھرو گے"۔

خیر چند اور لوگ بھی جمع ہو گئے۔ اور معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ میں وہاں سے ہٹ کر فوراً ریلوے پولیس کے دفتر گیا، کیوں کہ مجھے ان لوگوں کی نیت اس لڑکی کے بارے میں کچھ مشکوک نظر آئی

اور یہ کہ شام ہونے والی تھی کہ کہیں یہ لوگ رات کے اندھیرے سے ناجائز نہ اٹھالیں۔ اتفاق سے وہاں ایک مانوس شخص مل گئے۔ میں نے سارا ماجرا ان سے عرض کیا۔ وہ بیچارے فوراً سپاہیوں کو لیکر پہنچ گئے۔ اور پھر ان لڑکوں نے پولیس کو دیکھا تو فوراً بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور بھیڑ میں غائب ہوگئے۔ پولیس والوں نے لڑکی اور اس کے نوکر سے حالات پوچھے اور پھر ان کا پتہ دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ وہ ایک قریبی قصبے کے سابق تعلقدار کی صاحبزادی ہیں۔ کالج میں تعطیل ہونے کے باعث نوکر کے ہمراہ گھر جارہی ہیں۔ شہر میں ان کے چچا کی کوٹھی ہے۔ لہٰذا ٹیلیفون کرکے ان کو اطلاع کی گئی۔ وہ بھاگے ہوئے آئے۔ ان سے سارا ماجرا کہا گیا۔ وہ اپنے ہمراہ دونوں کو شہر واپس لے گئے۔

یہ تو تھا ایک واقعہ بلکہ صحیح معنوں میں ساری قوم کی عزت و ناموس کو ایک کھلا ہوا چیلنج۔ لیکن خدارا ذرا غور فرمایئے۔ کہ دراصل اس میں قصور کس کا ہے۔ کیا ہمارے دل کبھی اس بڑھتی ہوئی فیشن پرستی اور حسن آرائی سے بے چین ہوئے؟ اگر جواب نفی ہے تو قوم کا خدا حافظ لیکن اگر اثبات میں ہے تو فرمایئے ہم نے اس کا کیا تدارک کیا؟

شریعت اسلامی جس نے اپنے انتہائی اعلیٰ اور پاکیزہ اصولوں سے پورے معاشرے اور نسل انسانی کی حفاظت شرور نفس اور شرور شیاطین سے کی اس لڑکی کی حفاظت کی جائے۔ میں وہاں سے ٹہلتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تو دیکھا کہ اس لڑکے بقیہ ساتھی ایک شخص سے پل کی آڑ میں جہاں خفیف سا اندھیرا تھا۔ باتیں کر رہے ہیں۔ ٹہلتا ہوا ان کے قریب آگیا۔ لڑکے مجھے دیکھ کر کچھ جھجکے تو، لیکن باتوں ہی میں مصروف رہے۔ میں نے دیکھا کہ ایک سیدھا سادھا شخص ہے۔ جس کو وہ باتوں میں لگائے ہوئے ہیں۔ اس وقت وہ یہ کہہ رہے تھے۔ کہ ارے میاں تیس روپے مہینہ میں تمہارا گزارہ کیسے ہوتا ہے۔ تم ہمارے ساتھ چلنا ہم تمہیں اسی پچاس روپے کی نوکری کل ہی دلوا دیں گے... .... وغیرہ وغیرہ۔

ظاہر ہے کہ ان باتوں سے آدمی کو کتنی دلچسپی ہوتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ بار بار کہہ رہا تھا اچھا اب مجھے جانے دیجئے۔ چھوٹی بٹیا بگی بیٹھی گھبرا رہی ہوگی۔ اگر وہ مالک سے شکایت کردیں گی تو وہ ناراض ہوں گے۔ لیکن وہ اس کو طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر روکے رکھنا چاہتے تھے۔ میں سمجھ گیا کہ وہ اسی لڑکی کا نوکر ہے۔ اور قریب قریب اس فریب کی تہہ تک پہنچ گیا۔ جو یہ لوگ کرنا چاہتے تھے۔ فوراً میرے دماغ میں ایک ترکیب آئی۔ میں نے فوراً آگے بڑھ کر پھر فوراً پلٹ پڑا اور تیز تیز قدموں سے ان کے قریب گیا۔ اور ڈانٹ کر کہا:۔

"تم یہاں کھڑے ہو چھوٹی بٹیا وہاں اکیلی بیٹھی ہیں۔ جاؤ جلدی وہ بلا رہی ہیں"

میرے اتنے کہتے ہی پہلے تو اس نے مجھے اوپر سے نیچے تک دیکھا پھر خدا جانے کیا سوچ کر فوراً لڑکی کی طرف چلا گیا۔ میرے اس تدبیر نے چونکہ ان نوجوانوں کے منصوبے پہ پانی پھیر دیا تھا۔ اس لئے انہوں نے انتہائی ترش رو ہو کر کہا کہ "آپ لڑکی کے کون ہیں"؟

میں نے بھی فوراً جواب دیا کہ "آپ کون مجھ سے سوال کرنے والے"؟

اس پہ بات کچھ زیادہ بڑھ گئی۔ اور وہ تھی۔ اور اس کی ایک اہم اور ضروری کڑی پردہ ہے جس سے انسان نفسانی خلجان سے اپنے دل و دماغ کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اور میرے خیال سے سارے جسم میں اصل پردہ چہرہ ہی کا پردہ ہے۔ کیوں کہ سب سے پہلے اسی کا اثر آنکھوں کے ذریعہ دل و دماغ پر پڑتا ہے۔ شیطان جو کہ ہمارا کھلا دشمن ہے۔ وہ ہماری متاع ایمان کو برباد کرنے کے لئے نئے حربے استعمال کرتا رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ شریعت کے باہر ہو کر مسلمان کو شکست دینا آسان نہیں۔ اس لئے ظاہراً شریعت کے اندر سے مسلمانوں کو پے در پے شکست دیتا چلا جاتا ہے۔

آخر میں، میں مخلص قارئین سے خصوصاً اور تمام بہنوں سے عموماً درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی بہنوں کو ان خطرات سے آگاہ کریں۔ جو

باقی صفحہ ۲۵ پر

ARFI JEWELLERS
عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY
ممتاز زیورات ـ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

تحذیر

مسلمانان انگلستان کی خدمت میں

حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

دو ماہ اگست کے آخری ہفتہ میں مانچسٹر پولیس کے ایک اجلاس میں انکشاف کیا گیا کہ مانچسٹر میں رہائش پذیر ایشائی گھرانوں (جن میں مسلمان، ہندو، سکھ) کی کئی لڑکیاں ہر ہفتہ گھر سے فرار اختیار کرنے کے بعد سٹی کونسل کے مکانات میں رہائش اختیار کر رہی ہیں، جن کے بارے میں ان نوجوان لڑکیوں اور شادی شدہ عورتوں کا گمان ہے کہ یہاں گھر کے بجائے زیادہ آزادی اور سہولتیں حاصل ہیں اسلئے یہاں قیام کرتی ہیں۔"

پورے برطانیہ میں ہر شہر کی کونسل کے زیر اہتمام چند مکانات اور رہائش گاہیں موجود ہیں کہ جو نوجوان گھریلو حالات سے تنگ آجائیں اور گھر چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں یا کر دیے جائیں تو یہ ان کی حفاظت کرتے ہیں انہیں ہر قسم کے وسائل۔ راحتیں اور آزادی مل جاتی ہیں اور وہ ساری مجبوریاں ختم ہو جاتی ہیں، جن کی بناء پر انھوں نے گھر میں رہنا پسند نہ کیا تھا ان مکانات میں ہر قوم ومذہب کی لڑکیاں رہائش اختیار کرتی ہیں جس میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے گھر سے بھاگنے والی ہر لڑکی یہ سمجھتی ہے کہ یہ جگہ سب سے زیادہ محفوظ ترین ہے جہاں اسے اپنی پسند کے مطابق زندگی گذارنے کے مواقع مل سکیں گے لیکن سب سے زیادہ تشویشناک افسوسناک بات یہ ہے کہ مسلمان گھرانوں کی کئی لڑکیاں گھر سے فرار ہونے کے بعد ایسے مکانات میں رہائش اختیار کرتی ہیں انجام کار وہ لڑکیاں صرف اخلاق و شرافت سے ہی تہی دامن نہیں ہوتیں بلکہ مذہب اسلام سے ہی بغاوت کر بیٹھتی ہیں اس لئے کہ ایسے مکانات کی تعمیر کے دو مقاصد بڑے واضح ہوتے ہیں۔

(۱) تعاون کے نام پر آزادی (۲) مسلمان بچیوں کے دل ودماغ میں اسلام سے بغاوت کے بیج بونا۔

۱۔ مغربی معاشرے نے انسان کو حیوان بنانے اور آزادی کے نام پر عریاں کرنے کے لئے نئے نئے دلکش طریقے وضع کر رکھے ہیں جس کے مظاہرے روزانہ دیکھے جا سکتے ہیں انہیں طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ یہاں نوجوان لڑکیوں کی بڑی خاطر تواضع کی جاتی ہے خوف وخطرہ دور کرنے کی تلقین ہوتی ہے، نئی دنیا نیا دوست نئے چہرے اور نیا عنوان ملتا ہے ہر قسم کی آزادی کی تلقین بلکہ حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ عریانیت، جنسی تسکین کو بیسویں صدی کا مہذب طریقہ بتلایا جاتا ہے سوشل ورکرز نصرت وحمایت کا وعدہ کرتے ہیں مالی وجانی امداد ہوتی ہے ان حالات میں ظاہر ہے کہ گھر کی باغی شرم وحیاء کی چادر اتار دیتی ہے عفت وعصمت کی حفاظت دقیانوسی خیالات بن جاتے ہیں نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ بعد وہ لڑکی ایک ایسے خطرناک راستے پر چل پڑتی ہے جس کا انجام سوائے تباہی وبربادی کے کچھ نہیں ہوتا

کونسل کے زیر اہتمام ایسے (بقول ان کے محفوظ) مقامات پر کیا کچھ ہوتا ہے اس کے لئے یہ دو خبریں سامنے رکھئے جو مانچسٹر کے ایوننگ نیوز نے ۱۵ / جون کی اشاعت میں شائع کی ہیں کہ مانچسٹر شہر کی کونسل کی نگرانی میں جو مکانات نوجوان لڑکیوں کی حفاظت کے لئے ہیں ان میں عصمت فروشی کا دھندہ ہو رہا ہے اخبار نے کونسلر جانش بل کے نام ملنے والے ایک خط کا متن شائع کیا کہ جو گھر نوجوان لڑکیوں کی مدد اور حفاظت کے لئے تھا افسوس کہ اس کی حالت شرمناک ہے۔ دوسری خبر کے مطابق علاقہ کی چیئرمین انگا ٹیننگ کا کہنا ہے کہ یہ لڑکیاں جن کی عمریں ۱۴ اور ۱۷ سال کے درمیان ہیں عصمت فروشی کا ارتکاب کر رہی ہیں جو انتہائی افسوسناک ہے۔"

اب آپ خود ہی غور فرمائیں اس نوجوان لڑکی کو اس راہ پر لانے والا کون ہے؟ اسے کس نے معاشرہ کا گندہ کیڑا بنا دیا کس نے نشہ اور چوری جیسی قبیح عادتوں کا عادی بنایا؟ کس نے آزاد کے نام پر انھیں عریاں بازار میں بیچ دیا؟ اس کو حیوان کس نے بنایا اس کی انسانیت کو کس نے دفن کیا؟ شرم وحیاء عفت وعصمت کے پردے کو کس نے تار تار کیا؟

ٹھیک ہے یہ نوجوان لڑکیاں کن موقعوں کی وجہ سے جائے پناہ تلاش کرتی ہوئی ادھر آگئی تھی۔ لیکن انہیں اخلاق وشرافت حقوق وتحفظ کا درس دینے کے بجائے ان کی اس انداز میں سرپرستی یقیناً اس بات کی شاہد عدل ہے کہ ایسے ادارے انسانیت کی خدمت نہیں کرتے بلکہ دشمن ہیں جو نوجوانوں کو تباہی وبربادی کا راستہ دکھانے کے سوا اور کسی کام کے نہیں اس سے زیادہ افسوس کا مقام یہ ہے کہ یہ سب کچھ حکومت کی سرپرستی میں ہو رہا ہے حکومت مالی طور پر ایسے اداروں کی امداد کرتی ہے جس کا مطلب واضح ہے کہ تہذیب کی یہ دعویدار اقوام بہ تہذیبی فحاشی وعریانی کی خواہاں اور

اس کے لئے باقاعدہ پروگرام ترتیب دیتی ہے حیرت ہے کہ مسلمان لڑکیاں مغربیت کی اتنی دلدادہ ہو چکیں ہیں کہ اندھا دھند ان کی تقلید کرنا فخر جانتی ہیں کاش کہ وہ اس کے نتیجہ پر غور کریں۔

۲۔ عام طور پر ایسے اداروں کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ انسانیت کی خدمت کے لئے قائم کئے گئے ہیں جبکہ حقیقت اسکے برخلاف ہے سب سے زیادہ تشویشناک مسئلہ مسلمان لڑکیوں کے دین اور ایمان کا ہے ایک تو گھروں میں ان کی دینی تربیت نہ ہونے کے برابر تھی اور آج جب گھر سے باہر قدم رکھ چکی ہے تو اس تہذیب نے سونے پر سہاگہ کا کام دیا۔ اور ساتھ ہی مسلمان لڑکیوں کو ورغلانے اور دین اسلام کے خلاف شکوک وشبہات کا بیج بونے والی عیسائی جماعتیں حملہ آور ہو جاتی ہیں جو انہیں نت نئے طریقوں سے عیسائیت کے دام تزویر میں پھانسنے کی کوشش کرتی ہیں چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ اکثر عیسائی عورتیں اس کام کو بڑی حکمتوں اور خوش اسلوبی سے انجام دیتی ہیں پہلے ان کا ذہن تیار کرتی ہیں اطمینان وسکون کی راہیں تلاش کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے پھر بائبل کا مروجہ نسخہ ہاتھ میں تھما دیا جاتا ہے اور ہر ہفتہ باقاعدگی سے سوالات کرتی ہیں چنانچہ اس تعلیم وتبلیغ کے نتیجہ میں مسلمان بچیاں اگر عیسائی نہیں تو مسلمان بھی نہیں رہ پاتی اور دین اسلام مسلمان بچیوں کی نگاہ میں ایک اجنبی دین بن جاتا ہے جو ایسے اداروں کا مقصد وحید ہے کہ اہل اسلام کی نئی نسل اسلامی تعلیمات سے بغاوت کر بیٹھے اسی مقاصد کی تکمیل کے لئے ایسے ادارے وجود میں لائے جاتے ہیں جیسا کہ مشنریز کے اعلان اور پیغام سے واضح ہے کہ:

"تمام مشن کا بس ایک ہی مقصد ہے اور وہ ہے تبلیغ عیسائیت"

ان حالات میں انگلستان میں رہنے والے ارباب حل وعقد کی خدمت میں عاجزانہ التجا ہے کہ خدارا اس مسئلہ کا کوئی حل تلاش کریں یہ مسجد اور یہ مدارس اسی وقت تک قائم ہیں جب تک ہم آپ محنت کرتے رہیں گے اور اگر خدانخواستہ یہ نسل نو جو آج صرف گھر سے راہ فرار اختیار کر رہی ہے اگر کل اسلام سے ہی فرار پر تل جائے تو بتلائیے لاکھوں سے تعمیر ہونے والی ان مساجد اور مدارس کی حفاظت کون کرے گا؟ کیا ہمارے سامنے اسپین کی مثال موجود نہیں؟ اگر آج ہم نے نسل نو کے دین ایمان کی حفاظت کے لئے کوئی لائحہ عمل نہ طے کیا تو یاد رکھئے ہمارا مستقبل بڑا تاریک ہوگا آج ہاتھ پہ ہاتھ رکھنے والے کل خون کے آنسو روئیں گے، ابھی وقت ہے وقت کی قدر کیجئے اور قدم اٹھائیے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے انگلستان والو
تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

نعت شریف

ہماری آرزو تمؐ، جستجو تمؐ، مدعا تمؐ ہو
تمہارے نام لیوا ہم ہیں، محبوبِ خداؐ تم ہو
کہیں اوّل، کہیں آخر محمدؐ مصطفےٰؐ تم ہو
ہماری ابتدا تمؐ ہو، ہماری انتہا تم ہو
تمہاری ذات ٹھہری ماورائے فہمِ انسانی
خدا کو ناز ہے جس پر وہ اُس کا آئینہ تمؐ ہو!
تمھیںؐ کو دیکھ کر اللہ کو ہم سب نے پہچانا
جہاں تک دیکھ پائے سلسلہ در سلسلہ تمؐ ہو
زمیں کیا، آسماں کیا، عرشِ اعظم اور کرسی کیا
خُدا ہے آشنا تم سے خدا سے آشنا تمؐ ہو
تخیل جا نہیں سکتا کبھی اتنی بلندی تک
جہاں معراج ہوتی ہے وہاں صلّے علےٰ تمؐ ہو
تمھارے نام سے مُردہ دلوں میں جان پڑتی ہے
دوائے دردِ عصیاں تمؐ ہو دارُوئے شفا تمؐ ہو
غلامانِ رسولِ ہاشمیؐ کی خاکِ پا لے کر
جو پہنچا حشر میں آئی ندا اچھا ضیا تم ہو

ضیا

قادیان میں رائل فیملی کے ظلم وستم کی داستان

ظالم کون اور مظلوم کون ؟

مگر مچھ کی طرح خود پر ہونے والے ظلم کے پروپیگنڈہ کی اصل حقیقت

تحریر: جناب عبدالحمید بٹ آف قادیان حال سے نودھراں

جناب خواجہ صاحب خدا انہیں سلامت باکرامت رکھے قادیان کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے جو واقعات اور حقائق پیش کئے ہیں وہ اس لحاظ سے مستند ہیں کہ وہ گھر کے بھیدی ہیں۔ ان واقعات سے یہ حقائق واضح ہو جاتے ہیں کہ قادیانی اپنے اوپر ہونے والے ظلم کا بیرون ملک جو پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ وہ سراسر دجل اور فریب پر مبنی ہے۔ اور یہ سب کچھ قادیانی حضرات کے عیوب پر پردہ ڈالنے کی ایک کوشش ہے۔ جب کہ اصل حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں۔

قادیانی جماعت نے اندرونی سازش اور نمائش کے لئے مذہبی لباس کا بہروپ دھار رکھا ہے۔ اور یہ جماعت انگریزی حکومت کا "خود ساختہ" پودا تھی اور انگریزی حکومت کی پوری طرح ایجنٹ تھی۔ اور انگریزی حکومت کے اشارے پر مسلم حکومت کی جاسوسی کرتی تھی۔ صرف مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔ اور انگریزی حکومت سے ناجائز مفاد حاصل کرتی رہی ہے۔ مختلف محکموں میں ٹھیکے داریاں وغیرہ حاصل کر کے اقتصادی مفاد اٹھا رہی ہے۔ اور علمائے کرام اور مسلم رہنماؤں کی کردار کشی کرتی رہتی ہے۔ پاکستان بننے سے پیشتر اپنی ریاست قادیان بنوانے کے لئے ہر ناجائز حربے استعمال کئے۔ حتیٰ کہ قیام پاکستان کے وقت بھی قادیانی اسٹیٹ کی سکیم باؤنڈری کمیشن کے پیش کی۔ قادیان کو مرکز بنا کر پریس لگائے۔ مختلف فرضی انجمنوں کے نام رکھ کر اپنے مخالفوں کو بدنام کرنا، اور نفاذ اسلام کے خلاف صف آرا بنی رہی ہے انجمنیں: جماعت کی فسطائی طرز و سامراج کے مطابق تنظیم ملاحظہ ہو مرزا محمود خلیفہ محمود قادیان کی سکیم

انجمن اطفال احمدیہ!

۱۸ سال سے کم عمر کے بچوں کی تنظیم بنائی، خدام الاحمدیہ ۱۸ سال سے زائد عمر کے نوجوانوں کی تنظیم جس کا صدر مرزا ناصر احمد آنجہانی بی اے (آکسن) مرزا محمود کا بیٹا تھا۔ قادیانی جماعت کا بعد میں خلیفہ ثالث بنا۔

مجلس حزب اللہ!

۵۰ سال سے زائد عمر کے افراد کی انجمن بنائی آل انڈیا مرکزی نیشنل لیگ:۔ جس کے صدر آنجہانی مسٹر اسد اللہ خان، آنجہانی سر ظفر اللہ خان کے چھوٹے بھائی یہ جماعت کانگریس سے ساز باز کرتی اور مختلف پوسٹر، ٹریکٹ اپنے مخالفوں کے شائع کرتی۔ پریس ان کے گھر کے تھے۔ ضیا الاسلام پریس، اللہ بخش سٹیم پریس، الحکم پریس قادیان، مسٹر شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ لاہور آنجہانی سیکرٹری تھا۔ جنہوں نے لاہور میں پنڈت جواہر لعل نہرو صدر کانگریس کا مسلم لیگ کی مخالفت میں جلوس نکالا۔ اور مسٹر لارڈ، رانی زتشی، صدر پنجاب کانگریس قادیان بلا کر فتح محمد عرف فتو سیال ناظر اعلیٰ سلسلہ احمدیہ قادیان کی صدارت میں مسلم لیگ کے خلاف اور قائداعظم کے خلاف مسلم ماس کنٹکٹ کے موضوع پر تقریر کروائی۔ اور مسلم لیگ اور قائداعظم پر الزامات اور بہتان تراشی کروائی۔ اور مرزا غلام قادیانی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دریدہ دہنی کی زور پر زہرہ سرائی کی۔

قادیانی عورتوں کی تنظیم:

مرزا محمود خلیفہ قادیان نے عورتوں کی تنظیم بنام انجمن موسومہ لجنہ اماءاللہ قائم کی۔ جس کی صدر مرزا محمود کی بیوی تھی۔ جس کا اپنا اخبار ہفت روزہ "مصباح" تھا

احمدیہ کور :۔

یہ انجمن لٹھ بند اور تلوار بند دہشت گرد تنظیم تھی جو ہر روز صبح پریڈ کرتی۔ اس کا سالار محمد حیات سر سرفروش تھا۔ اس کور کے خاص الفاظ کوڈ ورڈز میں تھے۔ جو عام لوگ یا مخالف لوگ نہیں سمجھ سکتے تھے۔ اس میں جو نوجوان شامل نہ ہوتا۔ اس کو جبراً کیا جاتا۔ ان کو لاٹھی، فائٹنگ، غلیل، نشانہ بازی سکھائی جاتی، اور ان کو تشدد کے گر سکھائے جاتے احمدیہ اسٹوڈنٹس فیڈریشن، یہ کالج اور ہائی سکولوں کے طلباء کی انجمن تھی۔ جو مخالفین کے خلاف فرضی انجمنیں بنا کر اشتہار شائع کرتی۔ اور مخالفوں پر

گندے الزامات عائد کر کے کردار کشی کرتی۔

اخبارات:-

قادیان کی معمولی آبادی تھی۔ جو ۱۹۳۱ء میں تقریباً ....ہزار تھی۔ اور منشی غلام کے زمانے اور خلیفہ محمود کے زمانے میں تو صرف ۳۰۰۰/۳۵۰۰ آبادی تھی۔ مگر قادیانیوں کے مکروہ عزائم کا پروپیگنڈہ کرنے کے لئے انگریزی حکومت نے ان کو توہین انگیز دل آزار اور مسلمانوں کی دل شکنی کے لئے اخبارات کے بے شمار ڈیکلریشن دے رکھے تھے۔ مثلاً اخبار البدر، اخبار الحکم، اخبار فاروق، عورتوں کا اخبار مصباح، ریویو آف ریلیجنز انگریزی اور اردو ایڈیشن بعد میں "فرقان، البشریٰ، تحریک جدید، الفضل ہفت روزہ لاہور وغیرہ وغیرہ، اور ان کو انگریزی حمایت اور مسلمانوں میں پھوٹ کروانے کی کھلی آزادی تھی، گو مسلمانوں کو قادیان میں اخبار نکالنے کی اجازت تھی۔ نہ اپنے اسلامی عقائد کی تبلیغ کرنے کے لئے جلسہ کرنے کی اجازت تھی

پہلا اسلامی جلسہ!

۱۹۲۶ء میں قادیان کے مسلمانوں کی انجمن اسلامیہ نے جلسہ کرانا چاہا۔ پہلے تو انگریز ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے بہت جدوجہد سے مسلمانوں کو جلسہ کرنے کی اجازت دے دی۔ مگر بعد میں قادیانیوں کے دباؤ کے تحت حکم جاری کر دیا۔ آئندہ مسلمانوں کو جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اگر علاقہ قادیان میں مسلمانوں کو جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اگر علاقہ قادیان میں مسلمانوں نے جلسہ کیا تو قادیان سے خلیفہ محمود نے اپنی لٹھ بند کور اور خدام الاحمدیہ کے والنٹیرز بھیج دیئے کہ جلسہ میں شور و شر کریں۔ اور جلسہ نہ ہونے دیں کہ فساد کا خطرہ پیدا کریں۔ اور دہشت گردی پیدا کریں۔ لیکن مگر سکھ مہتا نے دارینہ مجسٹریٹ گورداسپور لالہ خوشی رام نے جلسہ کے افراد کو اپنی حراست میں لے لیا۔ اور مرزائیوں کی سازش ناکام ہوگئی

دوسرا اسلامی جلسہ ۱۹۲۹ء

دوسرا اسلامی جلسہ اور مرزائیوں کا حملہ

انجمن اسلامیہ قادیان نے دوسرا اسلامی جلسہ ۱۹۲۹ء میں کیا۔ جس میں مولانا امرتسری اور دیگر علمائے کرام امرتسر، بٹالہ اور لاہور نے متفقہ طور پر اسلام کی تبلیغ کی۔ علاقہ میں مرزائیوں کی تبلیغ کا اثر خاک میں مل گیا۔ مولانا ثناء اللہ نے دوپہر کو مرزا غلام قادیانی کی دعوت پر مباہلہ کے واقعات سنائے۔ اور عصر کے وقت واپس چلے گئے۔ رات کو قادیانی کور اور خدام الاحمدیہ نے مرزا ناصر (جو اب واصل جہنم ہو چکے ہیں) نے جلسہ کے سائبانوں کی تنابیں کاٹ دیں، اور گیس توڑ ڈالے اس زمانہ میں بجلی نہ تھی۔ اور جلسہ کے مہمانوں، مہر ابراہیم بٹالوی اور دیگر علماء کرام پر حملہ کر دیا۔ علمائے کرام اور عوام زخمی ہوئے پولیس نے قادیانی والنٹیرز کا چالان کیا۔ اور موٹے موٹے حملہ آوروں کو چھوڑ دیا۔ چند ایک مرزائیوں کو برائے نام معمولی سزائیں ہوئیں۔

قادیانی تنظیم

مسلمانوں کے جلسہ کو روکنے کے لئے اور درہم برہم کرنے کے لئے مقامی جنرل پریذیڈنٹ احمدیہ قادیان کی کور الگ تھی۔ جس کا انچارج مرزا ناصر اور محمد حیات سر سر فروش جو موتی سر سر کے نام پر سر سر فروخت کرتا تھا۔ جس کی دکان مسجد اقصیٰ سے ملحقہ تھی۔ مرزا محمود کا باڈی گارڈ دستہ الگ تھا۔ جس کا نام لشکر کار خاص تھا۔ جس کا انچارج کیپٹن مرزا شریف احمد تھا۔ جو مرزا محمود خلیفہ قادیان کا برادر خورد تھا۔ اور محکمہ امور عامہ کا ناظر (منشی) مرزا محمود خلیفہ قادیان کا سالار ولی اللہ شاہ تھا۔ جس کو سالار جنگ کہتے ہیں۔ اور امور خارجہ کا ناظر مفتی ماسٹر محمد صادق تھا۔

ناظر ضیافت

میر محمد اسحاق جو خلیفہ قادیان کا ماموں تھا اس کے ماتحت دو لنگر خانے تھے۔ لنگر خانہ اعلیٰ و لنگر خانہ عام اعلیٰ لنگر خانہ، بڑے بڑے سرکاری افسران کے لئے تھا۔ آفیسرز کی آئے دن، جو ان سے میل جول رکھنا۔ اس لنگر کا نام مہمان یعنی گیسٹ ہاؤس تھا۔ اور عام مہمان خانہ عام مرزائیوں کے گھر بلوا آمدہ مہمانوں کے لئے تھا۔

اعلیٰ مہمان خانہ میں مرغ پلاؤ، تیتر، بٹیر، ہرن، کا گوشت اور اعلیٰ ماکولات و مشروبات ہوتے تھے اور عام لنگر خانہ میں بھینس، بیل، گائے کا گوشت ان کو شلجم ملا کر پکایا جاتا۔ اور رات کو چنے اور ماش کی دال یا سبزی کلفہ، پیٹھا کدو یا سبزی کلفہ، بینگن اور گھیا توری پکتی تھی۔

جمعہ کا آٹا

قادیانی بہشتی مقبرہ کے قریب، یتیم مرزائیوں کا علاوہ دار الضعفاء یعنی یتیم لڑکے بے بس تھے۔ ان کو دیہات میں ہر جمعرات کے روز بھیجا جاتا۔ وہ لنگر خانہ عام اور اپنے گذارہ کے لئے جا کر آواز لگاتے جمعہ کا آٹا اور علاقہ کے مرزائیوں یا مرزائی نواز مسلمانوں سے آٹا مانگ کر لاتے اور جمعہ کے دن سر پر لوٹا لاتے۔ اس طرح یتیم لڑکے اپنا پیٹ پالتے۔

تائبین کا حشر

(بائیکاٹ اخراج مقاطعہ)

اول تو کوئی مرزائی قادیان میں رہتے ہوئے مرزائی جماعت سے الگ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ اس کو بائیکاٹ اور مقاطعہ اور اخراج کا کھلم کھلا شدید خطرہ ہوتا۔ یہ سزائیں خلیفہ قادیان کے حکم پر دی جاتیں۔ ان سزاؤں سے توبہ کرنے والے مرزائی کی دین و دنیا تباہ کر دی جاتی۔ مثلاً ابتداً محفوظ الحق مرزائی ایڈیٹر اخبار الفضل قادیان سے نائب ایڈیٹر مہر محمد شہاب، ماسٹر اللہ دتہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ تائب ہونے پر ان کا اخراج کر دیا گیا۔ یعنی وہ قادیان میں

نہیں رہ سکتے۔ پھر بائیکاٹ اور مقاطعہ ہوا۔ یعنی ان سے قطعی بائیکاٹ ہو کوئی مرزائی ان سے بول چال کرے۔ نہ سودا کرے۔ نہ کوئی ان سے کوئی کام کروائے۔ نہ سودا لیوے قطع کلامی، ان کی بیوی، بچوں تک کو بھی ان سے بول چال کی اجازت نہ تھی۔ ان کو مرتد کے لفظ سے خطاب کیا جاتا، عام مرزائی مساجد کے علاوہ احمدیہ بازار میں بورڈوں پر چاک سے لکھ دیا جاتا اور مرزائی اخباروں میں اس سزا کا اعلان کیا جاتا۔

مستری عبدالکریم، مستری فضل کریم و محمد زاہد زیر عتاب آ گئے۔

تقریباً ۱۹۳۰ء میں مستری عبدالکریم، محمد زاہد جب مرزائیت سے تائب ہوئے ان کا مکان بہشتی مقبرہ کے قریب پل کے قریب تھا۔ ان کا راتوں رات مکان جلا دیا گیا۔ خلیفہ محمود قادیانی کے حکم کی اطلاع ان کو ایک برقعہ پوش نے دے دی تھی جو خلیفہ کے اس حکم کو ظلم عظیم سمجھتی تھی۔ تو یہ صاحبان شام سے پہلے ہی مکان چھوڑ کر نکل آئے اور رات سکھوں کے ایک بورڈنگ کے کمرہ میں پناہ لے لی۔

علی الصبح برقعہ پہن کر سکھوں کی موٹر میں بیٹھ کر بٹالہ اور پھر بٹالہ سے امرتسر پہنچ گئے۔ اور مجلس احرار اسلام کی حفاظت میں امرتسر ہال بازار میں دوکان لی۔ اور مکان کرایہ پر لے کر رہائش اختیار کی۔ قادیان میں ان کا مکان رات کے تقریباً بارہ بجے جلا کر راکھ کر دیا گیا۔ صبح "اخبار" الفضل نے خبر شائع کی کہ مرتدین نے خود اپنے مکان کو آگ لگائی ہے۔ امرتسر سے عبدالکریم نے اخبار مباہلہ شائع کیا۔ جس میں اپنی بے بسی اور بے کسی کی روداد شائع کی۔

قادیان میں شیخ یعقوب علی مدیر الحکم کی صدارت میں نئے ڈاکخانہ کی مجوزہ جگہ سبزی منڈی پر ان کے خلاف جوش دلایا گیا۔ انگریزی حکومت نے مستری عبدالکریم عرف عبدالکریم مباہلہ کے خلاف زیر دفعہ A-153 مقدمہ کی سماعت ہونے لگی۔ مسلمانوں کی طرف سے شیخ شریف حسین ایڈووکیٹ گورداسپور حال ساہیوال مرحوم نے مقدمہ کی پیروی کی۔ مرزائیوں کی طرف سے مرزائی وکیل مرزا عبدالحق ایڈووکیٹ تھا۔ جو اب سنا گیا ہے کہ سرگودھا میں پریکٹس کرتا ہے۔

عبدالکریم مباہلہ کے قتل کا منصوبہ

مولوی عبدالکریم مباہلہ امرتسر سے گورداسپور پیشی کے لئے آتا تھا۔ مگر مرزا محمود خلیفہ قادیان کا دل ٹھنڈا نہ ہوا چنانچہ مرزائیوں کے ایک مبلغ امین پٹھان جو روس میں مبلغ تھا۔ بخارا حکومت نے جاسوسی کے الزام جو ثابت ہو چکا تھا۔ قید کر لیا۔ اور بعد میں انگریزی حکومت کی مدد سے اس کی رہائی ہوئی وہ بھی ملاحظہ ہو۔

تبلیغ کے نام پر جاسوسی

ہمارے برادر محترم محمد امین خان صاحب جنہیں روس کے علاقہ میں امیر جماعت احمدیہ نے تبلیغ اسلام کے لئے بھیجا تھا۔ بغیر کسی اطلاع کے آج ۲۵ جون ۱۹۲۴ء قادیان ہوئے۔ جنہیں یکایک اندر دیکھ کر اہلِ قادیان (مرزائی) خوشی اور مسرت کے جذبات سے بھرپور ہو گئے۔

(اخبار الفضل جلد نمبر ۱۱ نمبر ۱، ۲۸ جون ۱۹۲۴ء)

جاسوسی یا تبلیغ احمدیت

روسیہ میں اگرچہ تبلیغ احمدیت کے لئے گیا۔ لیکن سلسلہ احمدیہ برٹش حکومت کے باہمی مفاد ایک دوسرے کے لئے وابستہ ہیں۔ اس لئے جہاں میں اپنے سلسلہ کی تبلیغ کرتا تھا۔ وہاں لازماً مجھے انگریزی حکومت کی خدمت گذاری کرنی پڑتی تھی۔ کیونکہ ہمارے سلسلہ کا مرکز قادیان ہندوستان میں ہے۔ تو ساتھ ہی ہندوستانی حکومت کے احسانات اور مذہبی آزادی کا ذکر لوگوں کے سامنے کرنا پڑتا تھا۔ محمد امین قادیانی صاحب کا مندرجہ مکتوب اخبار الفضل قادیان جلد نمبر ۱۰ نمبر ۲۵، ۲۹ ستمبر ۱۹۲۲ء

روس سے مفروری

اللہ تعالیٰ اس مجاہد کے تقویٰ اور ہمت و اخلاص میں برکت دے۔ چونکہ ابھی اس کی پیاس نہیں بجھی تھی۔ اس لئے پھر کاکان اسٹیشن سے روسی مسلم پولیس کی حراست سے بھاگ نکلا۔ اور پاپیادہ بخارا پہنچا۔ بخارا میں ایک ہفتہ کے بعد پھر گرفتار کر لیا گیا۔ اور بدستور سابق پھر کاکان کی طرف لایا گیا۔ اور وہاں سے آپ کو پھر سمرقند پہنچایا گیا۔ وہاں سے آپ پھر چھوٹ کر بھاگے۔ اور بخارا پہنچے۔ (اعلان میاں محمود خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل جلد نمبر ۱۱ نمبر ۱۲، ۱۴ اگست ۱۹۲۳ء)

انگریزی جاسوس

چونکہ برادرم محمد امین خان صاحب کے پاس پاسپورٹ نہ تھا۔ اس لئے وہ روس میں داخل ہوتے ہی پہلے پہل انگریزی جاسوس قرار دے کر گرفتار کر لئے گئے۔ کپڑے اور کتابیں جو کچھ ان کے پاس تھا۔ وہ ضبط کر لیا گیا۔ اور ایک مہینہ تک آپ کو وہاں رکھا گیا۔ پھر عشق آباد کے قید خانے میں رکھا گیا۔ اور بار بار بیان لئے گئے تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ آپ انگریزی جاسوس ہیں۔

اس کے بعد کوشکی سرحد افغانستان پر لے جایا گیا۔ وہاں سے ہرات افغانستان پر لے جایا گیا۔ اور روسی پولیس کی حراست سے بھاگ نکلا۔ اور بھاگ کر بخارا جا پہنچا۔ دو ماہ تک آپ وہاں آزاد رہے۔ لیکن پھر دو ماہ بعد انگریزی جاسوس کے شبہ میں گرفتار کر لئے گئے...... اور قید میں رکھا گیا۔ مسلم روسی پولیس کی حراست میں سرحد ایران کی طرف واپس بھیج دیا گیا۔

اعلان میاں محمود خلیفہ قادیان اخبار

الفضل جلد نمبر ۱۱ نمبر ۱۳ ۔ ۱۳؍ اگست ۱۹۲۳ء

مستری عبدالکریم عرف مولانا عبدالکریم عرف مباہلہ کے قتل کا منصوبہ اور حاجی محمد حسین کا قتل!

مرزائی قادیانی جماعت کو اور اس کے خلیفہ محمود کو اس بات کا دلی رنج اور غصہ تھا کہ مستری عبدالکریم بچ کر نکل گیا۔ اور وہ امرتسر سے گورداسپور اپنے مقدمہ کی سماعت کے لئے امرتسر سے بس (لاری) پر جاتا تھا۔ امرتسر میں عبدالکریم مباہلہ کو قتل کرنا آسان نہ تھا۔ وہ عبدالکریم کی تاک میں تھے۔

محمد امین خان کا رول

انہوں نے محمد امین خان مجاہد بخارا پٹھان سے فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ (رچیف منسٹر) سلسلہ احمدیہ قادیان کے ذریعہ کوئی کرایہ کا قاتل مہیا کرنے کی سازش کی۔ محمد امین خان پٹھان تھا۔ وہ کوئی بیرونی قاتل لانے کا انچارج بنایا گیا۔ اور معقول رقم دینے کا عہد و پیمان ہوا۔ محمد امین خان نے ایک پٹھان قاضی محمد علی نوشہروی سے عبدالکریم کو قتل کرنے کا سودا کیا۔ اور اس کو کافی رقم پیشگی دی گئی۔ اور عبدالکریم امرتسر سے گورداسپور روانگی پر بس میں قتل کرنے کی سکیم بنائی۔ امرتسر لاری اڈہ پر خدام الاحمدیہ کے مخصوص والنٹیرز مقرر کئے گئے۔ سازش یہ تھی عبدالکریم جب لاری اڈہ پر پہنچے تو والنٹیرز اڈہ پر ہاتھ نکال کر قاضی محمد علی نوشہروی کو اس لاری میں سوار ہونے کا اشارہ دے دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب لاری بٹالہ اڈہ پر آکر ٹھہری۔ قاضی محمد علی نوشہروی اشارہ پاتے ہی لاری میں سوار ہو گیا۔

حاجی محمد حسین ضامن کا قتل

مولانا عبدالکریم مباہلہ کے ہمراہ حاجی محمد حسین بٹالوی، مالک زمیندار فونڈری بٹالہ، ضامن بھی سوار تھا۔ والنٹیرز بٹالہ اڈہ پر اتر گیا۔ مگر وہ قاضی محمد علی نوشہروی (مرزائی قاتل) مولانا عبدالکریم مباہلہ کی نشاندہی کر گیا۔ لاری چلنے لگی اور بٹالہ سے چند میل دور لاری کے اندر ہی خنجر لے کر اٹھا۔ اور اس نے مولانا عبدالکریم پر وار کرنا ہی تھا۔ مگر وار خطا گیا۔ اور خنجر محمد حسین کے جا لگا یہ نشان دہی کی وجہ سے کیا گیا۔ قدرت نے مولانا عبدالکریم کو بچا لیا۔ اور حاجی محمد حسین کو شہید کر دیا۔ قاتل جلدی میں مولانا محمد حسین اور قاضی عبدالکریم میں امتیاز نہ کر سکا۔ کیونکہ قاتل کا خوف اکثر اس کی عقل پر چھا جاتا ہے۔

بہرحال لاری رک گئی مسافروں نے ہمت کر کے قاتل قاضی محمد علی کو گرفتار کیا اس پر زیر دفعہ ۳۰۲ (قتل) مقدمہ قائم کر دیا گیا۔ اس مقدمہ کی تفصیل کا ذکر پی پی سی فیصلہ سرکار بنام امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری بجرم ۱۵۳A میں مسٹر ڈی جی کھوسلہ سیشن جج گورداسپور میں آتا ہے یہ فیصلہ پڑھنے کے قابل ہے۔

قاتل کے امدادی قادیانی وکلاء

قاضی محمد علی نوشہروی قاتل کو بچانے کے لئے پریوی کونسل لندن تک کوشش کی گئی۔ احمدیہ ڈیفنس کونسل وکلاء کی کونسل تھی۔ جو سر ظفر اللہ خان بیرسٹر آنجہانی عرف ظفر اللہ چوہدری، اس کا بھائی چوہدری اسد اللہ آنجہانی (جو کسی وقت اسسٹنٹ ایڈووکیٹ پنجاب بھی رہا)

مرزا عبدالحق ایڈووکیٹ گورداسپور، شیخ محمد احمد وکیل کپورتھلہ اور مولوی فضل الدین قادیان شیخ ارشد علی ایڈووکیٹ بٹالہ وغیرہ مرزائی وکلاء پر مشتمل تھی۔ قاتل کو پھانسی کی سزا ہوئی۔ پنجاب ہائیکورٹ نے اپیل خارج کر دی۔ اور پریوی کونسل لندن نے بھی اپیل خارج کر دی۔

قادیان میں لاش کا جلوس و مشاعرہ

قاضی محمد علی نوشہروی کی لاش قادیان میں لائی گئی۔ اس کا جلوس نکالا گیا۔ اور اس کو شہید احمدیت کا خطاب دیا گیا۔ خلیفہ محمود نے اس کی لاش کو کندھا دیا۔ اور اس کو بہشتی مقبرہ (نام نہاد) میں بڑے کروفر سے دفن کیا۔ بڑے جغادری مرزائی جنازہ میں شریک ہوئے۔ احمدیہ کور اور خدام الاحمدیہ جس کا انچارج مرزا ناصر احمد آنجہانی خلیفہ ثالث قدم قدم پر شہید احمدیت زندہ باد کے نعرے لگاتے۔ اور اس کی خدمات کو سراہا گیا۔

مشاعرہ شہید احمدیت

رات کو عام مہمان خانہ میں مشاعرہ ہوا۔ قاضی اکمل ایڈیٹر الفضل قادیان، رحمت اللہ شاکر اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل عرف الدجل قادیان، منظور احمد، منظور بھیروی، حافظ سلیم اٹاوی، ابراہیم عاجز مانگی، روشن دین تنویر سیالکوٹی وغیرہ نے شاعران احمدیت نے محمد علی قاتل کی شان میں نظمیں سنائیں۔ بعد میں ان نظموں کو گلدستہ احمدیت کے نام پر ایک کتاب میں شائع کیا گیا جو عام تقسیم کی گئی۔

صرف ایک شعر ملاحظہ ہو

پیچھے آکر سب سے آگے بڑھ گیا
مثل عیسیٰ آسماں پر چڑھ گیا

خلیفہ محمود بہت کایاں شخص تھا۔ جب اس کی نظر کتاب کے اس شعر پر پڑی تو اس نے فوراً کتاب بسلسلہ بحق ضبط کر لی۔ کیونکہ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا ثابت ہوتا تھا۔ جو مرزائیت کی ساری عمارت پر ایٹم بم تھا۔

قدرت کا انتقام: محمد امین کا قتل

اللہ تعالیٰ کی پکڑ بڑی سخت ہوتی ہے۔ اس کا انتقام دیر گیر و سخت گیر ہوتا ہے۔ حاجی محمد حسین بٹالوی کا بے گناہ خون رنگ لایا۔ محمد امین مجاہد بخارا جس نے قاضی محمد علی قاتل مہیا کیا تھا۔ اس

پر کچھ رقم محمد امین کو فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ سلسلہ احمدیہ قادیان نے عبدالکریم مباہلر کو قتل کروانے کے لئے پیشگی دی تھی۔ محمد امین خان نے بقایا رقم فتح محمد سیال ایم اے ناظر اعلیٰ سلسلہ احمدیہ عالیہ قادیان سے مطالبہ و تقاضا کیا۔ (صرف فتو سیال) اور اس کی کوٹھی پر رقم لینے گیا جو موضع بھینی کے نزدیک تھا۔ اور ریلوے اسٹیشن قادیان سے نصف میل دور تھا۔ فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ نے کہا میری کوٹھی پر نہ آیا کرو۔ بلکہ دفتر میں آؤ محمد امین نے کہا کہ دفتر میں عوام آتے جاتے ہیں۔ یہ راز فاش ہو گیا تو سلسلہ بدنامی ہوگی۔ اور سلسلہ قاتلوں کی حوصلہ افزائی والا گن جائے گا۔ لہٰذا حساب کتاب تنہائی میں ٹھیک ہوگا۔

فتح محمد سیال نے جواب دیا کہ رقم میری ذاتی نہیں ہے۔ بلکہ دفتر محاسب سے چیک دے کر نکلوائی ہوتی ہے کیوں کہ سلسلہ کا کاری ہے۔ قاضی محمد امین مبلغ نے کہا میں دفتر نہیں جاؤں گا۔ کوٹھی پر رقم لوں گا۔ آخر فتح محمد نے جواب دے دیا۔ کہ رقم کوٹھی پر نہیں دوں گا۔ دیگر بات یہ ہے کہ جس کو قتل کروانا تھا۔ یعنی عبدالکریم تو بچ گیا اور حاجی محمد حسین اس کے ضامن کو قتل کیا گیا ہے۔ مقصد پورا نہ ہوا۔ محمد امین خان ایک مبلغ تھا۔ دوسری دفعہ کوٹھی پر گیا۔ رقم کا تقاضا کیا۔ باتوں باتوں میں تلخ کلامی ہوئی۔ اور فتح محمد سیال نے گھر کے افراد اور ملازمین کو بلایا۔ ان کے ذریعے اس کو کوٹھی سے نکلوانا چاہا۔ مگر محمد امین نے کہا کہ وہ تو رقم لے کر ہی جائے گا۔ اس نے نوکروں کو اشارہ کیا۔ وہ اس پر حملہ آور ہو گئے۔ اور فتح محمد سیال نے گرے ہوئے پر کلہاڑی سے وار کیا۔ اس کے سر پر لگی۔ خون بہنے لگا۔ ایک اور ضرب لگائی۔ اور محمد امین نے پانی مانگا۔ بھلا پانی کون دیتا۔ اور وہ وہیں ختم ہو گیا۔

فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ نے اس لاش کو اٹھوا کر شارع عام راستہ پر گرا دیا۔ جو راستہ موضع بھینی کے قادیان کو جاتا تھا فتح محمد سیال کی کوٹھی ایک سکھ پرتاپ سنگھ عرف پرتا ہو کا رقبہ اور کنواں تھا۔ جب پرتاپ سنگھ کنواں سے گھر آنے لگا۔ تو مردہ لاش پڑی تھی اس خطرہ کے پیش نظر شاید پولیس تفتیش کے وقت ان پر ہی نزلہ نہ گرا دے۔ انہوں نے پولیس کو رپورٹ کی۔ پولیس موقع پر پہنچی بے گور و کفن لاش پڑی تھی محمد علی نمبردار موضع بھینی کو بلایا گیا۔ اور مخلوق بھی اس عبرتناک واقعہ کو دیکھنے کے لئے گئی تھی۔ قاتل کون اور موقع پر کس نے دیکھا تھا۔ یہ قانونی سوال زیر تفتیش تھے

بقیہ:۔ بے پردگی

سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ اور فیشن پرستی اور دکھاوے کی آرائش سے باز رکھنے کی کوشش کریں اور اجتماعی طور پر بطور مہم کے اس مسئلے کو حل کرنے کی فکر کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو صحیح ایمانی شعور اور اسلامی اصولوں پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے

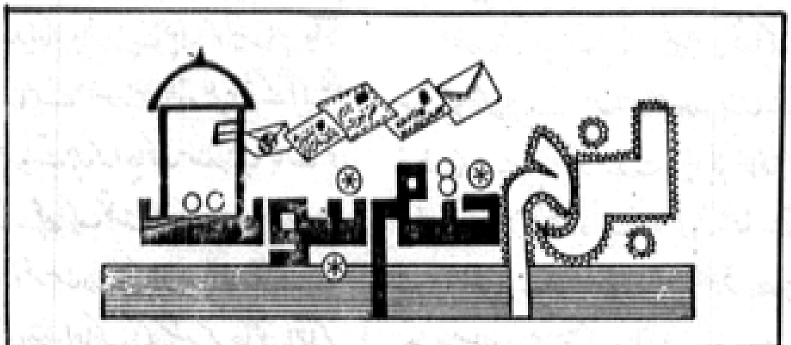

ارشادات رسولؐ اور ہماری زندگی

محمد یونس آرائیں ٹنڈو آدم

گناہ کم کیا کرو تاکہ مرنا تم پر آسان ہو اور قرض کم لیا کرو تاکہ آزادی کی زندگی بسر کرو۔

ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

جو آدمی خیانت کرنے والے کی خیانت کو چھپاتا ہے۔ وہ اس خیانت کرنے والے کی مانند سمجھا جائے گا۔

علم کی اشاعت کرنا، نیک اولاد چھوڑ جانا، مسجد یا مسافر خانہ بنوانا، قرآن مجید ورثہ میں چھوڑنا نہر جاری کرنا، یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کا ثواب مر جانے کے بعد مسلمانوں کو ملتا ہے۔

سات چیزیں جن کا ثواب مرنے کے بعد جاری رہتا ہے۔ ایک علم سیکھنا، دوسرا نہر جاری کروانا، تیسرا کنواں کھدوانا۔ چوتھا درخت لگوانا پانچواں مسجد بنوانا، چھٹا قرآن مجید ورثہ میں چھوڑنا، ساتواں نیک اولاد کا چھوڑ جانا ہے۔

وہ لوگ بہت ہی برے ہیں جن میں ایک مسلمان اپنے عقیدہ کو پوشیدہ رکھ کر زندگی بسر کرے۔

۴ کا عدد

محمد یوسف رانا جوہر آبادی

مقرب فرشتے چار ہیں۔ (۱) حضرت جبرئیلؑ حضرت میکائیلؑ، حضرت اسرافیلؑ، حضرت عزرائیلؑ۔

کتب ربانی چار ہیں۔
(۱) توریت (۲) زبور (۳) انجیل (۴) قرآن مجید

صاحبان کتب انبیاء چار ہیں۔
حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت عیسیٰؑ، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خلفائے راشدین چار ہیں۔
حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ،

مشہور آئمہ کرام چار ہیں۔
(۱) امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ۔

صحابہؓ کا اعلان سنتے ہی درندے بھاگ گئے۔

ہدایت اللہ ستوئی طوخ پنو عاقل،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ جب افریقہ کے جنگلوں میں پہنچے۔ وہاں تمام درندے جانور چیتے، لومڑ، بھیڑیے اور شیر دیکھ کر خطرہ محسوس کیا تو اس وقت زور دار اعلان کیا کہ خبردار! اے جنگل کے جانورو! اس جنگل سے نکل جاؤ۔ کیوں کہ ہم محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ صحابہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے اسی لمحہ دیکھا کہ جانور اپنے بچوں کو لیکر باہر جا رہے تھے۔ سفینہ نام کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اچانک سمندر میں ہماری کشتی ٹوٹ گئی۔ مجھے ایک تختہ ہاتھ آیا۔ اور میں اسی پر چڑھ گیا۔ آخر سمندر کے کنارے پہنچے۔ تو کنارے پر تمام جنگل تھا۔ اچانک ایک شیر غرّا کر گویا حملہ کر رہا ہے۔ میں نے کہا اے شیر تو جنگل کا شیر ہے۔ میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ میرا یہ کہنا تھا کہ شیر حیا سے ڈوب گیا۔ میرے ساتھ چلا گویا کہ مجھے راستہ دکھلاتا جا رہا ہے۔ جب مجھے راستے پر لے آیا تو آواز نکالنے لگا گویا کہ مجھے رخصت ہو رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حیوانوں پر اثر تھا۔ کہ جانور آپ کے غلام کے بھی فرمانبردار ہیں۔

استاد کا احترام

چراغ الدین فاروقی شیخوپورہ

بغداد کے خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے بیٹے کو اصمعی کے پاس حصول علم کے لئے بھیجا۔ ایک دن جب خلیفہ اصمعی کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ استاد وضو کر رہے ہیں۔ اور لڑکا پانی گرا رہا ہے۔

خلیفہ نے ناراض ہو کر کہا: "یا حضرت! میں نے اس کو آپ کی خدمت میں علم و ادب سیکھنے کے لئے بھیجا ہے۔ آپ کو حکم دینا چاہیئے کہ لڑکا ایک ہاتھ سے پانی گرائے۔ اور دوسرے ہاتھ سے پاؤں ملے۔ یہ تو صرف ایک ہی کام کر رہا ہے"۔

یہ تھی استاد کی عزت بڑوں کی نظر میں۔ جب تک ان آداب پر عمل ہوتا رہا۔ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی اور کیسے کیسے با کمال لوگ پیدا ہوئے۔

طالب علم جب تک اہل علم کی تعظیم و توقیر نہ کرے اس وقت تک نہ علم اور اہل علم کی تعظیم و توقیر نہ کرے گا اس وقت تک علم حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یعنی علم کی برکت سے محروم رہ جاتا ہے۔ معلّم یعنی استاد کی توقیر بھی علم کی توقیر ہے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے جس نے ایک حرف بھی سکھلایا ہے۔ میں اس کا غلام ہوں۔ خواہ فروخت کر دے۔ یا آزاد کر دے۔ یا اپنی غلامی میں رکھے۔ بلکہ اسی مضمون کا ایک قطعہ بھی پڑھتے تھے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ معلّم کا حق تمام حقوق سے زیادہ ہے۔ ہر مسلمان پر اس حق کی حفاظت واجب ہے۔ بے شک درست ہے اگر ایک حرف سکھانے کے عوض ایک ہزار درہم ہدیہ کر دے۔

استاد کا رتبہ بہت بلند ہے۔ یہاں تک کہ استاد کی اولاد کی تعظیم بھی ہمارے اسلاف نے کی ہے۔ چنانچہ علامہ برہان الدین صاحب ہدایہ بیان فرماتے ہیں کہ بخارا کے ایک عالم مسجد میں درس دیا کرتے تھے۔ اثنائے درس میں کبھی کبھی کھڑے ہو جاتے تھے۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے۔ کہ گلی میں استاد کا بچہ کھیل رہا ہے۔ وہ کبھی مسجد کے دروازے کے سامنے آجاتا ہے۔ تو میں اس کی تعظیم کے لئے اٹھ جاتا ہوں۔ یہ اس کی تعظیم نہیں بلکہ استاد کی تعظیم ہے۔

تکمیل دین اور اتمام نعمت

کشور ظفر اقبال محور کہ خوشاب

دنیا کی سرزمین ایسی ظلمت میں تھی کہ صبح سعادت نمودار ہوئی۔ خورشید نبوت طلوع ہوا۔ وہ عرب جہاں جہالت و گمراہی اور تفرقہ و انتشار اپنے عروج پر تھا۔ جیسے ہی اسلام کا نور درخشاں ہوا اور تاباں ہوا۔ اس میں صرف ۲۳ برس میں ایک متحدہ قومیت، ایک متحدہ سلطنت، اور ایک ابدی دین پیدا ہو گیا۔

اچھی باتیں۔

محمد شارق نہال کراچی

- دولت طاقت اور مہربانی سے پیدا ہوتی ہے۔
- بڑا بننا ہو تو خوب دل لگا کر پڑھو، اور تکبر نہ کرو۔
- لگاتار کوشش ہی کامیابی کا دوسرا نام ہے۔
- مسکراہٹ محبت کی زبان کا دوسرا نام ہے۔ اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔
- معافی بہترین انتقام ہے۔
- غصہ ایسی آندھی ہے جو دماغ کا چراغ بجھا دیتی ہے۔ اور دکھائی نہیں دیتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

محمد عبداللہ انور جٹ داہن میلسی

حضرت ابوہریرہؓ مشہور جلیل القدر صحابی ہیں۔ اور آپ کی کثرت سے ان سے حدیثیں منقول ہیں۔ کسی اور سے منقول نہیں۔ لوگوں کو اس پر تعجب ہوتا تھا۔ کہ ۷ھ میں مسلمان ہو کر تشریف لائے۔ اور ۱۱ھ میں حضورؐ کا انتقال ہو گیا۔ اس تھوڑے عرصہ (چار سال) میں انہیں احادیث کیسے یاد ہو گئیں، اس کا جواب خود ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ بہت روایتیں نقل کرتے ہیں۔ میرے مہاجر بھائی تجارت کرتے تھے۔ بازار میں آنا جانا پڑتا ہے۔ اور میرے انصاری بھائی کھیتی کا کام کرتے ہیں۔ ان کی مشغولی اکثر و بیشتر رہتی ہے۔ اور ابوہریرہ اصحاب صفہ کے مساکین میں سے ایک مسکین تھا۔ حضورؐ کی خدمت اقدس میں جو کچھ کھانے کو مل جاتا۔ اسی پر قناعت کیے پڑا رہتا ہے۔ ایسے اوقات میں ایسے اوقات میں موجود ہوتا ہے جس میں نہیں ہوتے تھے۔ اور ایسی چیزوں

کو یاد کرلیتا ہے۔ جو وہ زیادہ نہیں کرسکتے تھے۔ ایک مرتبہ میں نے حضورؐ سے حافظ کی شکایت کی۔ حضورؐ نے فرمایا چادر بچھاؤ۔ میں نے چادر بچھائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کچھ اشارہ فرمایا۔ اس چادر کو ملا لے۔ میں نے اس کو اپنے سینہ سے ملالیا۔ اس کے بعد سے کوئی چیز نہیں بھولا۔

(بخاری شریف)

آپؓ حضورؐ کے مہمان ہوتے تھے۔ آپ کی گذر اوقات ہدیہ یا صدقہ پر تھی۔ جو حضورؐ کے پاس آیا کرتا تھا۔ باوجود فاقوں کے احادیث کا کثرت سے یاد کرنا۔ ان کا شغلہ تھا۔ جس کی بدولت آج سب سے زیادہ احادیث ان ہی کی بتائی جاتی ہیں۔ ابن جوزیؒ نے تلقیح میں لکھا ہے کہ پانچ ہزار تین سو چوہتر احادیث کے راوی ہیں۔

اقوال زریں

ریحانہ خلیل کروڑ لعل عیسن

- موقع کو ہاتھ سے جانے دینا رنج واندوہ کا باعث ہے۔
- اللہ جس بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اسے علم ودانش سے محروم کر دیتا ہے۔
- گناہ تک رسائی نہ ہونا بھی ایک پاکدامنی ہے۔
- بات کرو تاکہ پہچانے جاؤ۔ کیوں کہ آدمی اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔
- تقویٰ خصلتوں کا سرتاج ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کی ذہانت

عبد العلیم ضیاء ہارون آباد

سانپ اور رویت :- ایک دن ایک مجلس میں امام ابوحنیفہؒ، سفیان ثوریؒ، قاضی ابن ابی لیلیٰؒ موجود تھے۔ ایک آدمی نے مسئلہ دریافت

شیزان کا بائیکاٹ جاری ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کے ناظم تعلیمات مولانا قاری محمد عبد الرؤف

الحمد للہ ہماری تحریک "شیزان کا بائیکاٹ" دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جہاں تک ہم نے ختم نبوت کے اشتہارات پہنچائے ہیں۔ اور جن مسلمان بھائیوں کو سمجھایا گیا ہے۔ حتیٰ کہ چھوٹے کم عمر بچوں میں بھی اتنا جذبہ ایمانی ہے کہ وہ بھی دوکاندار کو کہتے ہیں کہ خبردار اگر تم نے شیزان کی بوتل کا نام لیا۔ یا ہمیں دی۔ تو ہم بوتل توڑ دیں گے۔ اس سے پہلے جبکہ ہمیں معلوم نہ تھا۔ ہم خود پیا کرتے تھے۔ لیکن جب سے علم ہوا ہے۔ اس کا مکمل بائیکاٹ رکھے ہوئے ہیں۔ میری دیگر مسلمان بھائیوں سے بھی درخواست ہے کہ بائیکاٹ جاری رکھیں۔ خدا کے دربار میں کیا بعید ہے کہ وہ اپنے محبوب کی ختم نبوت کا انکار

خدا ترقی دے

مشتاق احمد صدیقی چکوال لاہور

میں دار العلوم دینیہ لاہور کا طالب علم ہوں۔ اور آپ کے اس مقدس رسالے ختم نبوت کا پرانا قاری ہوں۔ لیکن اس بابرکت محفل ختم نبوت میں پہلی مرتبہ شرکت کر رہا ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو ترقی و کامیابی عطا فرمائے۔ اور مرزائیوں کے ناپاک عزائم کو اللہ کریم تباہ و برباد فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

بیت جبار کارپٹس

ڈیلرز

قائد آباد کارپٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپٹ ○

یونائیٹڈ کارپٹ ○ ڈیکورا کارپٹ ○ اولمپیا کارپٹ

مساجد کیلئے خاص رعائت

۴ این آر ایونیو۔ ایس ڈی ابلاک جی برکات حیدری

نارتھ ناظم آباد کراچی فون نمبر: ۶۲۶۸۸۸

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-16o

تعلیمِ نسواں

اکبر الہ آبادی

تعلیم عورتوں کو بھی دینا ضرور ہے
لڑکی جو بے پڑھی ہو تو وہ بے شعور ہے۔
حسنِ معاشرت میں سراسر فتور ہے۔
اور اس میں والدین کا بے شک قصور ہے۔
اُن پر یہ فرض ہے کہ کریں کوئی بندوبست۔
چھوڑیں نہ لڑکیوں کو جہالت میں شاد مست
لیکن ضرور ہے کہ مناسب ہو تربیت۔
جس سے برادری میں بڑھے قدر و منزلت
آزادیاں مزاج میں آئیں نہ تمکنت۔،
ہو وہ طریق جس میں ہو نیکی و مصلحت۔،
ہر چند ہو علومِ ضروری کی عالمہ
شوہر کی ہو مرید تو بچوں کی خادمہ
مذہب کے جو اصول ہیں اس کو بتائے جائیں
باقاعدہ اصولِ پرستش سکھائے جائیں
اوہام جو غلط ہوں۔ وہ دل سے مٹائے جائیں
سِکے خدا کے نام کے دِل میں بٹھائے جائیں
عصیاں سے محترز ہو خدا سے ڈرا کرے۔
اور حسنِ عاقبت کی ہمیشہ دُعا کرے۔

تعلیم خوب ہو تو نہ آئے گی دام میں
خالق پہ لو لگائے گی وہ اپنے کام میں
خیرات ہی سے ہوگی غرض خاص و عام میں
اس کو سکھایا جائے یہ دائم کلام میں
اچھا بُرا جو کچھ ہے خدا ہی کے ہاتھ ہے
نیکی اگر کرے گی تو فطرت بھی ساتھ ہے

تعلیم ہے حساب کی بھی واجبات سے
دیوار پر نشان تو ہیں واہیات سے
یہ کیا؟ زیادہ گن نہ سکے پانچ سات سے،
لازم ہے کام لے وہ قلم و دوات سے
گھر کا حساب سیکھ لے خوب آپ جوڑنا
اچھا نہیں ہے غیر پر یہ کام چھوڑنا،

کھانا پکانا جب نہیں آتا تو کیا مزا۔،
جوہر ہے عورتوں کے لئے یہ بہت ہی بڑا۔،
وقت آ پڑے تو گاڑھے گزی میں بھی عذر کیا
گھر کے لئے طعام پزی میں بھی عذر کیا
سینا پرونا عورتوں کا خاص ہے ہنر
درزی کی چوریوں سے حفاظت پہ ہو نظر
عورت کے دل میں شوق ہے اس بات کا اگر
کپڑوں سے بچے جاتے ہیں گل کی طرح سنور
کسبِ معاش کو بھی یہ فن ہے بڑا مفید۔،
اک شغل بھی ہے دل کے بہلنے کی بھی ہے امید

پبلک میں کیا ضرور کہ جا کر تنی رہو
تقلیدِ مغربی پہ عبث کیوں ٹھنی رہو
داتا نے دھن دیا ہے تو دل سے غنی رہو!
پڑھ لکھ کے اپنے گھر ہی میں دیوی بنی رہو،
مشرق کی چال ڈھال کا معمول اور ہے
مغرب کے ناز و رقص کا اسکول اور ہے!

دنیا میں لذتیں ہیں نمائش ہے شان ہے
ان کی طلب کی حرص میں سارا جہان ہے
اکبر سے بھی سنو کہ جو اس کا بیان ہے۔
دنیا کی زندگی تو فقط امتحان ہے!
حد سے جو بڑھ گیا ہے اس کا عمل خراب،
آج اس کا خوشنما ہے مگر ہوگا کل خراب